WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
13 جنوری 2026
TUESDAY
13 JANUARY - 2026

ہرمن پریت کور کی قائدانہ بلے بازی، ممبئی کی دہلی پر فتح
صفحہ 08

میسی اور رونالڈو کے ریکارڈ پاش پاش
صفحہ 08

■ جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 10 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

دن میں کھلی دھوپ نکلنے کے باعث وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر مسلسل جاری

پلوامہ وادی میں سرد ترین علاقہ درج

17 سے 19 جنوری تک کچھ ایک مقامات پر ہلکی بارش اور برفباری ہونے کا امکان / محکمہ موسمیات

سرینگر // 12 جنوری // ایس این // دن میں ہلکی دھوپ نکلنے کے باعث وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر مسلسل جاری ہے۔ جس کے چلتے شبانہ درجہ حرارت میں کافی کمی درج ہو رہی ہے۔ سرینگر میں منفی 2.4 ڈگری، سیاحتی مقام پہلگام اور گلمرگ میں منفی 3.4 ڈگری سیلشس درج ہوا جبکہ پلوامہ وادی میں مسلسل سرد ترین علاقہ بنا ہوا ہے جہاں رات کا درجہ حرارت منفی 6.5 ڈگری سیلشس درج ہوا ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات نے 17 سے 19 جنوری تک جموں و کشمیر کے کچھ ایک مقامات پر ہلکی بارش اور برفباری ہونے کا امکان ہے۔ ادھر زمستانی موحول کی وجہ سے ڈل جھیل سمیت سبھی آبی ذخائر منجمد ہیں اور نل

بھی جم گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ سٹار نیوز نیٹ کے مطابق چلہ کلان کے سخت تیور کے بیچ جموں کشمیر اور لداخ میں شدید سردی کی لہر جاری ہے۔ پوری وادی کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے شدید سردی کی لہر جاری ہے۔ محکمہ کے مطابق درجہ حرارت میں کمی ہونے کے ساتھ ہی پوری وادی سخت ترین سردی / 102

جموں کو علیحدہ کرنے کا بیان سیاسی ہے، جموں سر اور کشمیر بدن ہے / فاروق عبداللہ

سرینگر // 12 جنوری // اے پی آئی // جموں کو سر، وادی کو بدن قرار دیتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے حکومت کی کارکردگی انتہائی اہمیت کی حامل ہے، بے روزگاری کے خاتمے اور عوامی مشکلات کا ازالہ کرنے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں منڈی کا دورہ کرنے کے موقعہ پر نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے جموں و کشمیر تقسیم ہونے، جموں کو علیحدہ ریاست ملنے کے امکانات کو سختی کے ساتھ مسترد کرتے / 101

جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے

بجٹ اجلاس کیلئے تیاریاں جاری

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اپنا دوسرا بجٹ 5 سے 7 فروری کے درمیان پیش کریں گا

سرینگر // 12 جنوری // ایس این // 02 فروری سے جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے بجٹ اجلاس کو لیکر جاری تیاریوں کے بیچ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے بجٹ اجلاس کے شیڈول پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے اور اس کی تاریخوں سے متعلق تبادلہ خیال کیا گیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے بجٹ اجلاس کو لیکر تیاریاں ہنگامی بنیادوں پر جاری ہے۔ دو فروری سے جموں میں منعقد ہونے والے اس اجلاس سے قبل 02 فروری سے جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے بجٹ اجلاس کو لیکر جاری تیاریوں کے بیچ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے / 103

ہم دنیا کے مختلف خطوں میں تنازعات اور جنگوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں

افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس اور تیار ہونا چاہیے

مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرس سے معلومات لینے کی ضرورت / راجناتھ سنگھ

سرینگر // 12 جنوری // ایس این // ہماری افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس اور تیار ہونا چاہیے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سویلین افرادی قوت، جو مسلح افواج کا ایک لازمی حصہ ہے، منصوبہ بندی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے بارے میں تمام اسٹیک ہولڈرس سے معلومات لینے

کی ضرورت ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے دفاعی تحقیق اور ترقی کی تنظیم، اس کے صنعتی شراکت داروں اور دفاعی صنعت کو اعلیٰ حملے کی صلاحیت کے ساتھ تھرڈ جنریشن فائر اینڈ فارگیٹ مین پورٹیبل اینٹی ٹینک گائیڈڈ میزائل کے کامیاب فلائٹ ٹیسٹ کے بعد مبارکباد دی ہے اور اسے آتم نربھر بھارت کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ اس دوران راجناتھ سنگھ نے کہا کہ گر ہم دفاع اور سلامتی کے نقطہ نظر سے پوری دہائی کا جائزہ لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک غیر مستحکم دہائی رہی ہے۔ ہم دنیا کے مختلف خطوں میں تنازعات اور جنگوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ / 104

باندی پورہ میں بی ایس ایف اہلکار آتشزدگی میں جاں بحق

بیرک میں آگ لگنے سے ڈھانچہ مکمل طور پر خاکستر

سرینگر // 12 جنوری // وی او آئی // شمالی کشمیر کے ضلع باندی پورہ میں بی ایس ایف کی 62 ویں بٹالین کے کیمپ کی ایک بیرک میں رات گئے آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں ایک کانسٹیبل جاں بحق ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق یہ واقعہ مدار علاقے میں پیش آیا جہاں اچانک آگ نے بیرک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پورا ڈھانچہ خاکستر ہو گیا۔ اس دوران اندر موجود اہلکار کو بچایا نہ جا سکا اور وہ جھلس کر موقع پر ہی دم توڑ بیٹھا۔ جاں / 105

یوم جمہوریہ کے پیش نظر سرینگر اور دیگر قصبہ جات میں حفاظت کے سخت انتظامات

سرینگر کے تمام داخلے راستوں پر شبانہ ناکے، چھوٹی بڑی گاڑیوں کی باریک بینی سے تلاشی

سرینگر // 12 جنوری // ایس این // 26 جنوری کو یوم جمہوریہ قریب آتے ہی شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر حساس قصبہ جات میں سکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ جبکہ سرینگر کی طرف آنے والے تمام راستوں پر شبانہ ناکے بٹھائے گئے ہیں اور سرینگر کی طرف ہر چھوٹی بڑی گاڑی کو باریک بینی سے تلاشی لی جا رہی ہے جبکہ گاڑیوں میں سوار افراد سے سخت پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ اس دوران آٹو رکھشاؤں اور موٹر سائیکل سواروں کی بھی تلاشی لی جا رہی

ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک (ایس این) کے مطابق 26 جنوری کی تقریبات کو احسن اور پرامن طریقے سے منعقد کرنے کے حوالئے سے شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر حساس قصبہ جات میں حفاظت کے سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ شہر سرینگر کی طرف آنے والے تمام سڑکوں پر شبانہ ناکے بٹھائے گئے ہیں۔ اور چوراہوں پر فورسز کے موبائل بنکر اور بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ ساتھ اضافی نفری تعینات کی جا رہی ہے۔ اس دوران ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ 26 جنوری کے حوالے سے انتظامیہ اور دیگر فورسز ایجنسیاں مزید متحرک ہو گئی ہیں۔ سرینگر سمیت وادی کے دیگر تمام ضلع ہیڈکوارٹروں پر آنے والے دنوں میں پولیس، سی آر پی ایف، آئی ٹی بی پی اور ایس ایس بی کی مزید نفری کو تعینات کیا جائے گا۔ ذرائع سے معلوام ہوا ہے کہ سرینگر کے داخلی راستوں / 106

جموں خطے میں شدید ٹھنڈ اور صبح کے وقت گہری دھند

تعطیلات میں توسیع، 14 جنوری تک برقرار

پیر کی صبح کی جموں ائیرپورٹ پر 3 پروازیں تاخیر کا شکار: حکام

جموں // ۱۲ جنوری // جے کے این ایس // حکام نے موسمی صورتحال بالخصوص شدید سردی اور گہری دھند کے باعث جموں خطے میں قائم تمام اسکولوں میں لا کو تعطیلات میں توسیع کر دی ہے۔ محکمہ تعلیم نے تمام چیف ایجوکیشن آفیسران اور متعلقہ حکام کو ہدایت دی ہے کہ اس فیصلے پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ اس دوران حکام نے بتایا کہ پیر کی صبح گھنی دھند کی وجہ سے حد نگاہ کم ہونے کے باعث جموں ایئرپورٹ پر 3 پروازیں تاخیر کا شکار ہو گئیں۔ جے کے این ایس کے مطابق محکمہ اسکولی تعلیم جموں نے خراب موسمی حالات کے پیش گرمائی زون میں واقع تمام سرکاری و نجی اسکولوں کی سرمائی تعطیلات میں توسیع کر دی ہے۔ جاری حکم نامے کے مطابق اب یہ تعطیلات 14 جنوری 2026 تک برقرار رہیں گی۔ ڈائریکٹر اسکولی تعلیم جموں ڈاکٹر نسیم / 107

تمام قیاس آرائیاں ختم

دسویں اور 12 جماعت کے امتحانی نتائج کا اعلان 14 جنوری کو ہوگا

نتائج کے اعلان کے بعد بورڈ کیلئے بھی مستقل چیئر مین مقرر ہوگا / وزیر تعلیم سکینہ ایتو

سرینگر / 12 جنوری / ایس این // تمام قیاس آرائیوں کو ختم کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ جموں و کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن 10 ویں اور 12 ویں جماعت کے امتحانات کے نتائج کا اعلان 14 جنوری بروز بدھ وار کو کرے گا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے اعلان کیا ہے کہ دسویں اور 12 ویں جماعت کے

امتحانی نتائج کا اعلان بدھ وار کو ہوگا۔ ایک مقامی انگریزی روزنامہ کے ساتھ بات کرتے ہوئے سکینہ ایتو نے کہا "حکومت نے دسویں اور بارہویں جماعت کے نتائج کا اعلان ایک ہی دن کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ انہوں نے کہا "ہم سمجھتے ہیں کہ طلباء نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے فیصلہ کیا کہ دونوں کلاسوں کے نتائج کا اعلان بدھ کو کیا جائے گا"۔ انہوں نے کہا کہ رزلٹ ڈیکلریشن کمیٹی کی میٹنگ سیکرٹری بورڈ کے ساتھ ساتھ ممبران / 108

سری نگر میں جعلی شہد اور دیسی گھی بنانے والے ماڈیول کا پردہ فاش

ہائیڈروجن ملاوٹی تیل کی بڑی مقدار برآمد

لیبارٹری تجزیہ کیلئے نمونے جمع، مزید قانونی کارروائی شروع: حکام

سرینگر // ۱۲ جنوری // جے کے این ایس // جموں و کشمیر کے فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں نے پیر کو سری نگر میں ایک جعلی شہد اور دیسی گھی بنانے والے ماڈیول کا پردہ فاش کیا، جہاں ملاوٹ شدہ مصنوعات کو مبینہ طور پر گھریلو ساختہ بنا کر فروخت کیا جا رہا تھا۔ جے کے این ایس کے مطابق مخصوص اطلاعات پر کارروائی کرتے ہوئے فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کے افسروں اور اہلکاروں کی ٹیموں نے شہر سری نگر کے برتھنہ اور قمرواری علاقوں میں متعدد مقامات پر چھاپے مارے۔ معائنے کے دوران، اہلکاروں نے بڑی مقدار میں ہائیڈروجنیٹڈ تیل Hydrogenated-Oil برآمد کیا، جسے دیسی گھی کے طور پر فروخت ہونے والے مرکب کی تیاری میں استعمال کیا جا رہا تھا۔ چینی کو ایک مرکب تیار کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا جسے مقامی شہد کے طور پر فروخت کیا جاتا تھا۔ حکام کا کہنا تھا / 109

منشیات کے خلاف پولیس کی مہم میں تیزی

نیوا پلوامہ میں پوست کا بھوسا ضبط، ایک گرفتار

ایف آئی آر درج

سرینگر // 12 جنوری // ایس این // منشیات سے پاک معاشرے کے تئیں اپنے عزم کو تقویت دیتے ہوئے پلوامہ پولیس نے نیوا میں ناکہ چیکنگ کے دوران ایک اور کامیابی حاصل کی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق ناکہ کے دوران پولیس چوکی نیوا سے / 110

معراج العالم کی تقریب وادی میں بھی 16 جنوری کو شب خوانی ہوگی

سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرتبل میں ہوگی۔ 17 اور 18 جنوری کو ہر نماز

کے بعد عقیدت مند موئے مقدس کے دیدار سے ہوں گے فیضیاب

سرینگر // 12 جنوری // وی او آئی // معراج النبیؐ کی تقریب سعید پورے عالم اسلام کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر میں بھی نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں جہاں وادی کشمیر کے تمام اضلاع میں بڑی بڑی تقریبات منعقد ہوں گی وہیں سب سے بڑی تقریب آثار شریف حضرتبل میں 16 جنوری کو منعقد ہو رہی ہے جس دوران رات بھر ختمات المعظمات، درود و اذکار کی محفلیں آراستہ ہوں گے۔ تقریب کے حوالے سے 17 جنوری یعنی پہلے روز ہر نماز کے بعد عقیدت مندوں کو موئے مقدس کے دیدار سے فیضیاب کیا جائے گا جبکہ 18 جنوری کو بھی اسی طرح ہر نماز کے

بعد زائرین زیارت سے فیضیاب ہوں گے۔ ادھر درگاہ حضرتبل میں شب خوانی کے سلسلے میں انتظامیہ اور وقف بورڈ کی جانب سے پہلے ہی تیاریوں کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق معراج العالم کے سلسلے میں پوری دنیا کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر میں بھی عقیدت و احترام کے ساتھ شب خوانی کی تقاریب کا اہتمام کیا جا رہا ہے جبکہ سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرتبل میں منعقد ہوگی جہاں 16 جنوری کو شب خوانی ہوگی جس دوران ختمات المعظمات، درود و اذکار کی محفلیں آراستہ ہوں گی۔ شب خوانی میں وادی کے اطراف و اکناف سے لوگ درگاہ پہنچ رہے ہیں۔ اس دوران / 112

سوامی وویکانند کی تعلیمات کو ہم ہرگز نہیں بلا سکتے ہیں / صدر ہند

سوامی نوجوانوں کے آئیڈیل اور رول ماڈل کے طور پر مانے جاتے ہیں / وزیر اعظم

دنیا کو جو فلسفہ انہوں نے پیش کیا اُس پر ہمیں فخر ہے / امیت شاہ

سرینگر // 12 جنوری // اے پی آئی // سوامی وویکانند کو نوجوانوں کیلئے آئیڈل قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی شخصیت اور تعلیمات ایک ترقی یافتہ بھارت کے عزم کو مضبوط بناتی ہیں۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق سوامی وویکانند کی 164 ویں یوم پیدائش کے موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی نے انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا کہ سوامی وویکانند بھارت کے نوجوانوں کیلئے ایک طاقتور ذریعے تحریک ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنی سماجی رابطہ سائٹ ایکس پر ٹویٹ کرتے

ہوئے کہا کہ بھارت کی نوجوان طاقت کیلئے سوامی وویکانند ان کے آئیڈیل ہیں۔ ان کی یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی شخصیت اور افکار مسلسل ایک ترقی یافتہ بھارت کے عزم میں نئی توانائی بھرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ قومی یوم نوجوان کا یہ مقدس موقعہ ہم وطنوں بالخصوص ہمارے نوجوان ساتھیوں کیلئے نئی طاقت اور نیا اعتماد لیکر آئے۔ ادھر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے بھی روحانی رہنما کو خراج عقیدت پیش / 111

شرح صدر: اللہ کی خاص عنایت

اے ہمارے ربّ! تُو ہمارے دلوں کو نُورِ ایمان سے منور فرما اور ہمارے سینے کو اسلام کے لیے کھول دے

تحریر------
عالیہ اظہر

اس سے مراد حقیقت واضح کر دینا، نورِ ایمان سے سینہ کو بھر دینا، عالم بالا کے فیضان کے لیے طبیعت کو مستعد اور آمادہ بنا دینے کے ہیں جسے ''انشراح قلب'' کہتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد گرامی کا مفہوم: ''تو اللہ جس کسی کو ہدایت سے نوازنا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' (الانعام)

''شرح صدر'' اللہ کی وہ نعمت اور خاص عنایت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ الانشراح کی پہلی آیت میں حضور ﷺ کے لیے ایک بہت بڑے احسان کے طور پر کیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اس شرحِ صدر کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اے ہمارے ربّ! تُو ہمارے دلوں کو نورِ ایمان سے منور فرما اور ہمارے سینے کو اسلام کے لیے کھول دے۔ اللہ تعالیٰ سے باطنی بصیرت مانگنی چاہیے، جب ایک انسان میں ایسی بصیرت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی اندرونی کیفیت نیکی کے جذبے سے سرشار ہوجاتی ہے اور پھر اسے دین کے کسی حکم سے دل میں تنگی محسوس نہیں ہوتی۔ دل کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ اللہ کا ارادہ جسے ہدایت دینے کا ہوتا ہے اس پر نیکی کے راستے آسان ہو جاتے ہیں یعنی اللہ ان کے سینے اسلام کی طرف کھول دیتا ہے اور انہیں اپنا نور عطا فرماتا ہے اور آیت میں فرمایا، مفہوم: ''آ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور اسے تمہارے دلوں کو زینت دار بنا دیا اور کفر فسق اور نافرمانی کی تمہارے دلوں میں کراہت ڈال دی یہی لوگ راہ یافتہ اور نیک بخت ہیں۔'' (الحجرات)

شرحِ صدر کی اہمیت: اس دنیا میں رائج تمام مذاہب میں دین اسلام کو یہ مقام حاصل ہے کہ وہ کائنات کے خالق و مالک کے نزدیک مقبول و پسندیدہ دین ہے۔

اسلام ہی انسان کا اصل راہ بر ہے، اور اسی پر اس کی نجات کا دار و مدار بھی ہے، مگر اس حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جسے شرحِ صدر نصیب ہو جائے، جس کے سینہ میں اسلام و ایمان کا نور داخل ہو جائے، لیکن اللہ پاک یہ انعام ہر ایک کو نہیں دیتے، بل کہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے، جسے ہدایت سے نواز دیتے ہیں، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں، اور پھر جیسے ہر چیز کو پہچاننے کا ایک خاص معیار ہے، اسی طرح جس کے سینہ میں نورِ ایمانی داخل ہو گیا اس کے پہچاننے کا بھی ایک خاص معیار ہے۔

شرحِ صدر کی علامات: حدیث میں فرمان کا مفہوم: جب نورِ ایمان کسی کے سینہ میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، پھر وہ اسلام کے تمام احکامات کو قبول کرتا ہے اور ان کی ادائی میں پیش آنے والی دشواری بھی اسے آسان محسوس ہوتی ہے۔

کسی نے عرض کیا: حضور ﷺ! اس کے پہچاننے کی کوئی خاص علامت بھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تین علامتیں ہیں، وہ جس میں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ نورِ ایمان اس کے سینہ میں داخل ہو گیا اور جس میں یہ تین علامتیں نہ پائی جائیں وہ دل نورانی نہیں ظلمانی ہے، اور دل نورانی ہوتا ہے ایمان اور نیکیوں کے نور سے، جب کہ کفر و معصیت کی ظلمت سے دل ظلمانی ہو جاتا ہے۔

دارالغرور سے دور رہنا: بہ ہر حال شرح صدر کی پہلی علامت یہ ہے: ''دارِ غرور (دھوکے کے گھر) سے دور رہنا'' اس سے مراد دنیا کی حرام لذت اور زیب و زینت ہے، قرآنِ کریم نے حیاتِ دنیوی کو دھوکے سے تعبیر فرما کر اس پر آگاہ کیا ہے کہ اے لوگو! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔

اسی لیے علماء نے دنیا کی زندگی اور اس کے مال و متاع کی مثال سراب (چمکتی ریت) سے دی ہے، جس طرح سخت دھوپ میں ریگستانی ریت کو چمکتا ہوا دیکھ کر پیاسا اس کی طرف بڑھتا ہے، مگر جب قریب جا کر حقیقت معلوم کرتا ہے تو اُسے اپنے دھوکے میں مبتلا ہونے کا احساس ہوتا ہے، بالکل اسی طرح دنیادار اس کی ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر جب اس کی حقیقت کھلتی ہے تو زندگی گذر چکی ہوتی ہے سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اس لیے قبل از وقت یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب دنیا دارالغرور ہے تو اس سے محبت کرنا بھی فضول ہے، اور بے وقوف ہیں وہ لوگ جو اس کے حصول میں اللہ تعالیٰ ہی کو بھول گئے۔

آخرت اور اس کے اعمال کی طرف رغبت: شرحِ صدر کی دوسری علامت دارالخلود یعنی آخرت اور اس کے اعمال کی طرف رغبت ہے، جس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے بس وہ ہر وقت آخرت کی تیاری اور اس کو سنوارنے کی فکر میں رہتا ہے، وہ ہر وقت آخرت کے نفع نقصان کو مدنظر رکھتا ہے، اپنا وقت اور اپنی دولت آخرت کی بہتری و بہبودی کے لیے صرف کرتا ہے، وہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔

موت سے قبل اس کی تیاری: شرحِ صدر کی تیسری علامت حدیث میں یہ بیان فرمائی گئی: مرنے سے قبل موت کی تیاری کرنا، یہ انسان کی دانائی اور عقل مندی کی بہت بڑی علامت ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کا مطیع بنائے اور مرنے کے بعد کی تیاری کر لے۔ موت سے قبل اس کی تیاری نہایت ضروری ہے، صوفیاء و صلحاء اس کا خوب اہتمام کرتے تھے، وہ اس سے ذرہ برابر غافل نہ رہے۔

موت کے لیے نہ کوئی بیماری ضروری ہے نہ بڑھاپا، بغیر بیماری اور بڑھاپے کے بھی موت آسکتی ہے، اس کا کوئی زمانہ اور وقت متعین نہیں، وہ کسی بھی وقت آسکتی ہے، اسی لیے عقل مندی یہی ہے کہ بندہ ہر وقت اس کی تیاری رکھے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کے متعلق آتا ہے کہ وہ ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہتی تھیں، سوتی بہت کم تھیں، کسی نے وجہ دریافت کی، تو فرمایا: ''ڈر لگتا ہے کہ کہیں سونے کی حالت میں موت واقع ہو جائے اور کلمہ نصیب نہ ہو، میں چاہتی ہوں کہ موت اس طرح آئے کہ اس کے لیے پہلے سے تیار اور بیدار رہوں۔''

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے تھے کہ اگر ملک الموت آجائیں تو فوراً چل دوں، تھوڑی دیر بھی مہلت نہ مانگوں اتنا تیار بیٹھا ہوں۔ شرحِ صدر کی تیسری علامت یہ ہے کہ موت سے قبل مرنے کی تیاری کی جائے۔ جب دل کی کیفیت ایسی ہو جائے تو سمجھ لیجیے شرحِ صدر کی نعمت میسر ہو گئی۔

اللہ فرماتے ہیں، مفہوم: ''اور جس کو وہ گم راہ کرنا چاہتا ہے اُس کے سینے کو بالکل تنگ کر دیتا ہے، گھٹا ہوا (وہ ایسے محسوس کرتا ہے) گویا اسے آسمان میں چڑھنا پڑ رہا ہے۔'' (سورۂ الانعام)

جیسے اونچائی پر چڑھتے ہوئے انسان کی سانس پھول جاتی ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل کام کرنا چھوڑ دے گا' ایسے ہی اگر اللہ کی طرف سے انسان کو ہدایت کی توفیق عطا نہ ہوئی ہو تو اس کے لیے راہِ حق پر چلنا دنیا کا مشکل ترین کام بن جاتا ہے۔

اگر کہیں ذرا سی آزمائش آجائے تو گویا اس کے لیے قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ دوسری طرف وہ شخص جس کو آ نے شرحِ صدر کی نعمت سے نوازا ہو اس کے لیے نا صرف حق کو قبول کرنا آسان ہوتا ہے بل کہ اس راہ کی ہر تکلیف اور ہر مشکل کو وہ شوق اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔

شرحِ صدر کے بعد علم کا صحیح مطلب سمجھ آتا ہے، علم پھر ظاہر سے باطن میں اترنا شروع ہوتا ہے، تب قلب کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قلب ہر غیر اللہ کے خیال سے پاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اس بندے کی عبادت و اطاعت اعمال و افعال کی سمت خالص اللہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے، گویا وہ متوجہ الی آ ہو جاتا ہے۔

علمِ حق کو سمجھنے سے باطن برے خیالات و شہوات، حرص و لالچ، بری عادات و رذائل سے محفوظ ہونے لگ جاتا ہے۔

اس طرح نور بڑھنے لگتا ہے جو قلب سے بڑھ کر روح میں اترتا ہے۔ جوں جوں علمِ حق سمجھ آتا ہے دل کی کثافتیں دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بندے کا ایسا تزکیہ ہوتا ہے کہ پھر قرآن پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ احادیث کی حکمتیں سمجھ آتی ہیں، پھر مومن سنّت رسول کریم ﷺ پر دل و جان سے عمل کرتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو شرحِ صدر کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔ آمین

شرحِ صدر کی اہمیت: اس دنیا میں رائج تمام مذاہب میں دین اسلام کو یہ مقام حاصل ہے کہ وہ کائنات کے خالق و مالک کے نزدیک مقبول و پسندیدہ دین ہے۔

اسلام ہی انسان کا اصل راہ بر ہے، اور اسی پر اس کی نجات کا دار و مدار بھی ہے، مگر اس حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جسے شرحِ صدر نصیب ہو جائے، جس کے سینہ میں اسلام و ایمان کا نور داخل ہو جائے، لیکن اللہ پاک یہ انعام ہر ایک کو نہیں دیتے، بل کہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے، جسے ہدایت سے نواز دیتے ہیں، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں، اور پھر جیسے ہر چیز کو پہچاننے کا ایک خاص معیار ہے، اسی طرح جس کے سینہ میں نورِ ایمانی داخل ہو گیا اس کے پہچاننے کا بھی ایک خاص معیار ہے۔

شرحِ صدر کی علامات: حدیث میں فرمان کا مفہوم: جب نورِ ایمان کسی کے سینہ میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، پھر وہ اسلام کے تمام احکامات کو قبول کرتا ہے اور ان کی ادائی میں پیش آنے والی دشواری بھی اسے آسان محسوس ہوتی ہے۔

کسی نے عرض کیا: حضور ﷺ! اس کے پہچاننے کی کوئی خاص علامت بھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تین علامتیں ہیں، وہ جس میں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ نورِ ایمان اس کے سینہ میں داخل ہو گیا اور جس میں یہ تین علامتیں نہ پائی جائیں وہ دل نورانی نہیں ظلمانی ہے، اور دل نورانی ہوتا ہے ایمان اور نیکیوں کے نور سے، جب کہ کفر و معصیت کی ظلمت سے دل ظلمانی ہو جاتا ہے۔

دارالغرور سے دور رہنا: بہ ہر حال شرح صدر کی پہلی علامت یہ ہے: ''دارِ غرور (دھوکے کے گھر) سے دور رہنا'' اس سے مراد دنیا کی حرام لذت اور زیب و زینت ہے، قرآنِ کریم نے حیاتِ دنیوی کو دھوکے سے تعبیر فرما کر اس پر آگاہ کیا ہے کہ اے لوگو! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔

اسی لیے علماء نے دنیا کی زندگی اور اس کے مال و متاع کی مثال سراب (چمکتی ریت) سے دی ہے، جس طرح سخت دھوپ میں ریگستانی ریت کو چمکتا ہوا دیکھ کر پیاسا اس کی طرف بڑھتا ہے، مگر جب قریب جا کر حقیقت معلوم کرتا ہے تو اُسے اپنے دھوکے میں مبتلا ہونے کا احساس ہوتا ہے، بالکل اسی طرح دنیادار اس کی ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر جب اس کی حقیقت کھلتی ہے تو زندگی گذر چکی ہوتی ہے سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اس لیے قبل از وقت یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب دنیا دارالغرور ہے تو اس سے محبت کرنا بھی فضول ہے، اور بے وقوف ہیں وہ لوگ جو اس کے حصول میں اللہ تعالیٰ ہی کو بھول گئے۔

آخرت اور اس کے اعمال کی طرف رغبت: شرحِ صدر کی دوسری علامت دارالخلود یعنی آخرت اور اس کے اعمال کی طرف رغبت ہے، جس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے بس وہ ہر وقت آخرت کی تیاری اور اس کو سنوارنے کی فکر میں رہتا ہے، وہ ہر وقت آخرت کے نفع نقصان کو مدنظر رکھتا ہے، اپنا وقت اور اپنی دولت آخرت کی بہتری و بہبود ی کے لیے صرف کرتا ہے، وہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔

ٹرمپ کا کیوبا کو سخت انتباہ، وینزویلا سے تیل اور امداد بند کرنے کا اعلان

نئی دہلی (ایم این این): صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اتوار کو کیوبا کو سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اب اسے وینزویلا سے ''صفر'' تیل یا پیسہ ملے گا، اور کیوبا کی قیادت پر زور دیا کہ وہ ''بہت دیر ہونے سے پہلے کوئی معاہدہ کر لے۔'' یہ بیان ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ کے ذریعے سامنے آیا، جو جزیرہ نما ملک کے خلاف امریکی لہجے میں نمایاں شدت کی علامت ہے۔ ٹرمپ نے اتوار کی صبح سویرے ٹروتھ سوشل پر لکھا: ''کیوبا کئی برسوں تک وینزویلا سے بڑی مقدار میں تیل اور پیسے پر زندہ رہا۔ اس کے بدلے میں، کیوبا نے وینزویلا کے پچھلے دو آمروں کو 'سیکورٹی سروسز' فراہم کیں، لیکن اب ایسا نہیں ہوگا!'' انہوں نے مزید کہا: ''اب کیوبا کو کوئی تیل یا پیسہ نہیں ملے گا صفر! میں پرزور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بہت دیر ہونے سے پہلے کوئی معاہدہ کر لیں۔ ''ڈونالڈ ٹرمپ نے کیوبا کو یہ واضح نہیں کیا کہ وہ کس طرح کا معاہدہ چاہتے ہیں۔ دوسری جانب کیوبا کے صدر میگوئیل ڈیاز کینل نے ڈونالڈ ٹرمپ کی دھمکی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس کوئی اخلاقی جواز نہیں ہے کہ کیوبا کو معاہدے کیلئے مجبور کرے۔' ایکس' پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ کیوبا ایک آزاد اور خودمختار ریاست ہے، کوئی ہمیں ڈکٹیٹ نہیں کرسکتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کیوبا نے حملہ نہیں کیا، بلکہ اس برسوں سے امریکہ کی جانب سے حملہ کیا جارہا ہے اور یہ دھمکی نہیں دیتا بلکہ تیاری کرتا ہے، خون کے آخری قطرے تک مادر وطن کے دفاع کیلئے تیار ہیں۔ یہ انتباہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی امریکی کارروائی میں گرفتاری کے فوراً بعد سامنے آیا ہے، اور اسی کے ساتھ واشنگٹن میں ہوانا میں حکومت کی تبدیلی کے مطالبات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے ''ٹروتھ سوشل'' پر خود کو وینزویلا کا عبوری صدر قرار دیا

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے حال ہی میں خود کو وینزویلا کا عبوری صدر قرار دے دیا ہے اور اسے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک تصویر میں دکھایا گیا، جس میں ان کا پورٹریٹ اور ان کی مدت صدارت ''Incumbent 2026 January'' کے طور پر درج ہے۔ یہ تصویر وکی پیڈیا کے انداز میں تیار کی گئی تھی، تاہم، حقیقت میں کسی بین الاقوامی ادارے یا وینزویلا کی سرکاری ویب سائٹ نے اس دعوے کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ اعلان اس کے چند دن بعد سامنے آیا جب امریکی فورسز نے وینزویلا کے موجودہ صدر نکولس مادورو اور ان کی بیوی کو گرفتار کر کے نیو یارک منتقل کیا تاکہ وہ وفاقی عدالت میں منشیات اسمگلنگ کے الزامات کا سامنا کریں۔ مادورو نے خود کہا کہ انہیں ''اغوا'' کیا گیا ہے۔

''نکولس مادورو بلند حوصلہ کے ساتھ صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں''

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ میں زیر حراست وینزویلا کے صدر نکولس مادورو نے اپنے اہل خانہ کے ذریعے خیریت اور مضبوط حوصلے کا پیغام دیا ہے جبکہ دوسری جانب وینزویلا میں سیاسی قیدیوں کی رہائی اور واشنگٹن سے سفارتی رابطوں کی بحالی کے اشارے بھی سامنے آرہے ہیں۔ غیر ملکی رپورٹوں کے مطابق امریکہ کے شہر بروکلین کی جیل میں قید وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کے صاحبزادے اور قومی اسمبلی کے رکن نکولس مادورو گویرا نے بتایا ہے کہ ان کے والد صحت مند ہیں اور کسی قسم کے غم یا کمزوری کا شکار نہیں۔ انہوں نے سنیچر کی شب جاری ویڈیو پیغام میں کہا کہ وکلاء کے ذریعے ملنے والی اطلاعات کے مطابق صدر مادورو بلند حوصلے کے ساتھ صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ نکولس مادورو گویرا کا کہنا تھا کہ ان کے والد کے ساتھ ان کی اہلیہ سیلیا فلوریز بھی ثابت قدم ہیں اور خاندان کسی مایوسی میں مبتلا نہیں۔ ان کے بقول، ہم خیریت سے ہیں اور جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اسی دوران وینزویلا میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا سلسلہ برقرار ہے۔ حالیہ رہائیوں میں اپوزیشن رہنما ماریا کورینا ماچادو کی جماعت کے ایک رکن کی رہائی بھی شامل ہے۔ یہ اقدامات امریکی فوج کی جانب سے صدر مادورو کی گرفتاری کے تقریباً ایک ہفتے بعد دیکھنے میں آئے ہیں۔ اہم پیش رفت یہ بھی ہے کہ مادورو کی گرفتاری کے باوجود سابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے ان عبوری حکام کے ساتھ رابطے برقرار رکھے جنہوں نے بعد ازاں اقتدار سنبھالا۔ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی کے لیے بات چیت شروع ہو چکی ہے، جو ۹۱۰۲ء میں ٹرمپ کے پہلے دور صدارت میں منقطع ہو گئی تھی۔ وینزویلا کے دارالحکومت کاراکاس نے اعلان کیا کہ امریکی سفارت کاروں کے ساتھ مذاکرات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں واشنگٹن نے تصدیق کی کہ امریکی سفارتی وفد نے کاراکاس کا دورہ کیا تاکہ سفارت خانے کی ممکنہ بحالی پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ امریکی وزارتِ خارجہ کے ایک عہدیدار کے مطابق یہ وفد طے شدہ شیڈول کے مطابق اسی روز واپس روانہ ہو گیا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ عبوری انتظامیہ کے ساتھ قریبی رابطہ برقرار ہے۔ ٹرمپ نے گزشتہ ہفتے متعدد مواقع پر اس امر کا اعادہ کیا کہ امریکہ وینزویلا کے تیل میں دلچسپی رکھتا ہے اور مادورو کی معزولی کے بعد اس شعبے سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

غزہ جنگ بندی کا دوسرا مرحلہ تعطل کا شکار، جنگ کا پھر خطرہ

نئی دہلی (ایم این این): غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے میں پیش رفت نہ ہونے کے باعث ایک بار پھر جنگ کے بادل منڈلانے لگے ہیں، جہاں اسرائیلی افواج اور حماس دونوں کی جانب سے ممکنہ طور پر دوبارہ لڑائی شروع کرنے کی تیاریوں کی اطلاعات سامنے آرہی ہیں۔ غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے میں تاخیر کے باعث خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ اسرائیل اور حماس ایک بار پھر تباہ حال فلسطینی علاقے میں لڑائی کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔ ایک اسرائیلی عہدیدار اور ایک عرب سفارتکار کے مطابق اسرائیلی فوج مارچ کے دوران غزہ میں نئی فوجی کارروائیوں کے لیے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ العربیہ کے مطابق نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کرنے والے عرب سفارتکار نے کہا کہ یہ کارروائیاں امریکہ کی حمایت کے بغیر ممکن نہیں ہوں گی، جبکہ واشنگٹن فی الحال جنگ بندی کے دوسرے مرحلے پر عمل کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جنگ بندی کے اس مرحلے میں حماس سے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ شامل ہے، جبکہ ایک بین الاقوامی فورس کے ذریعے غزہ میں استحکام فورس کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ یہ تفصیلات اسرائیلی اخبار ٹائمز آف اسرائیل کی ایک رپورٹ میں سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی منصوبہ بنیادی طور پر غزہ شہر پر مرکوز ہو سکتا ہے اور اس کا مقصد غزہ پٹی کے اندر زمین کی نئی تقسیم کے تناظر میں نام نہاد 'یلو لائن' کو آگے بڑھانا ہے۔ دوسری جانب عرب اور اسرائیلی عہدیداروں نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ حماس بھی ممکنہ طور پر دوبارہ لڑائی شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق حماس نے زیر زمین کچھ ایسی سرنگوں کی مرمت اور بحالی شروع کر دی ہے جو حالیہ جنگ میں نقصان کا شکار ہوئیں تھیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ حماس نے اپنے جنگجوؤں کو تنخواہیں ادا کرتے اور نئے افراد کی بھرتی کے لیے اضافی مالی وسائل بھی حاصل کر لیے ہیں۔ دوسری جانب غزہ کی پٹی کے مشرقی علاقوں میں آج اتوار کے روز قابض اسرائیل کی سفاکانہ فائرنگ کے نتیجے میں ۴ فلسطینی شہری شہید ہو گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق بلدیہ بنی سہیلہ مشرقی خان یونس میں قابض اسرائیل کی فائرنگ سے محمد ایاد شاکر ابو عاصی اور انس فواد شاکر ابو عاصی شہید ہو گئے۔ غزہ کے جنوب مشرقی علاقے محلہ الزیتون میں بھی قابض اسرائیل کی گولیوں سے ایک فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گیا۔

ارجنٹائنا نے سفارت خانہ یروشلم منتقل کرنے کا منصوبے روک دیا

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیل کے چینل '۲۱' کی خبر کے مطابق ارجنٹائنا نے اسرائیل میں اپنا سفارت خانہ یروشلم منتقل کرنے کے منصوبے حالیہ کشیدگی کے بعد معطل کر دیے ہیں جو اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجامین نیتن یاہو اور ارجنٹائنا کے صدر خاویئر میلی کے درمیان پیدا ہوئی۔ چینل '۲۱' کے مطابق، جس کا حوالہ ٹائمز آف اسرائیل نے دیا، یہ تناؤ اسرائیلی ملکیتی کمپنی نویٹاس پیٹرولیم کے منصوبوں سے جڑا ہے، جو فاکلینڈ جزائر کے قریب سمندر میں تیل کی کھدائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان منصوبوں کے مطابق آپریشنز ۸۲۰۲ء میں شروع ہونے ہیں۔ فاکلینڈ جزائر برطانیہ کے زیرِ انتظام ایک سمندر پار علاقہ ہیں، تاہم، ارجنٹائنا ان پر اپنی خودمختاری کا دعویٰ کرتا ہے اور انہیں اسلاس مالویناس کہتا ہے۔ دسمبر میں ارجنٹائنا نے نویٹاس اور برطانیہ میں قائم کمپنی راک ہوپر ایکسپلوریشن پر تنقید کی، جب کمپنیوں نے جزائر کے قریب تقریباً ۲۱ ارب ڈالر مالیت کے ایک آف شور تیل منصوبے کا اعلان کیا، جسے بیونس آئرس نے غیر قانونی قرار دیا۔ ارجنٹائنا کا کہنا تھا کہ اس منصوبے کیلئے اس کی منظوری حاصل نہیں کی گئی، اس لیے یہ برطانیہ کی جانب سے یکطرفہ فیصلہ ہے۔ ارجنٹائنا نے موقف اختیار کیا کہ منظوری نہ ہونے کے باعث یہ منصوبہ برطانوی حکومت کا ایک 'یکطرفہ فیصلہ' ہے۔ راک ہوپر کو ۳۱۰۲ء سے ارجنٹائنا میں کام کرنے سے روک دیا گیا ہے، جب اس کی سرگرمیوں کو مجرمانہ قرار دیا گیا تھا، جبکہ نویٹاس پر بھی ۲۲۰۲ء میں بغیر اجازت کھدائی کرنے کے باعث پابندی عائد کی گئی تھی۔ ۱۹۷۶ء کی ایک اقوامِ متحدہ کی قرارداد کے مطابق، خودمختاری کے مذاکرات جاری رہنے کے دوران نہ ارجنٹائن اور نہ ہی برطانیہ کو اس علاقے کے حوالے سے یکطرفہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ اسرائیلی وزیرِ خارجہ گیڈیون ساعر نے ارجنٹائنا کے حکام کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ اسرائیل کا نویٹاس کی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں اور وہ اس عوامی طور پر درج شدہ کمپنی کو کنٹرول نہیں کرتا۔

اتر ریلوے

ای نیلامی نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای نیلامی مدعو کی گئی ہے۔

نیلامی نوٹس نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-ADVT26-1	15.01.2026 کو 11.00 بجے	اشتہارات کے حقوق کے لیے معاہدہ کا ایوارڈ: الف) فلور، ڈھنڈاری کلاں اور ہوشیار پور ریلوے اسٹیشنوں پر ڈیجیٹل اسکرینوں کے ذریعے۔ ب) ٹرین نمبر 2042423، 1462221/ 26/ 25 اور 1240807 کے ڈبوں کے بیرونی حصے پر وِنائل ریپنگ کے ذریعے۔
EAFZR-ATM26-2	20.01.2026 کو 11.00 بجے	فیروز پور کینٹ، پھگواڑہ، ڈھنڈاری کلاں، ہوشیار پور، نواں شہر دوآبہ اور فاضلکا ریلوے اسٹیشنوں پر اے ٹی ایم کی تنصیب کے لیے ٹھیکے کی الاٹمنٹ۔
EAFZR-MIS26-3	23.01.2026 کو 11.00 بجے	تجارتی اکائیوں کے لیے معاہدہ کا ایوارڈ: الف) پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن پر موبائل اور لوازمات کی دکان اور سیلون کے لیے کیوسک کا قیام اور آپریشن۔ ب) لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر آرام دہ کرسیوں کا انتظام اور آپریشن۔ ج) کپورتھلا، نواں شہر، مکتسر اور ہوشیار پور ریلوے اسٹیشنوں پر فوڈ وین کا قیام اور آپریشن۔
EAFZR-PnU26-1	23.01.2026 کو 11.00 بجے	کوٹکپورہ ریلوے اسٹیشن پر ٹوائلٹ بلاک کے آپریشن اور دیکھ بھال کا ٹھیکہ۔
EAFZR-MIS26-4	24.01.2026 کو 11.00 بجے	فیروز پور کینٹ، ریلوے اسٹیشن پر میڈیکل اسٹور، موبائل اور ایسیسریز اسٹور اور کپڑے کی دکان (بشمول اشتہاری حقوق) کے قیام اور آپریشن کے لیے ٹھیکے کی الاٹمنٹ۔
FZR-Linen-26-1	27.01.2026 کو 11.00 بجے	فیروز پور ڈویژن کے تحت پرائمری مینٹیننس والی میل/ایکسپریس ٹرینوں کے AC کوچوں میں اشتہاری حقوق کے ساتھ لینن کور کی فراہمی کا معاہدہ۔
EAFZR-PRKG26-2	27.01.2026 کو 11.00 بجے	کپورتھلا ریلوے اسٹیشن پر پارکنگ کے لیے ٹھیکے کی الاٹمنٹ۔
EAFZR-MIXED26-2	28.01.2026 کو 11.30 بجے	الف) فلور ریلوے اسٹیشن پر اے سی ویٹنگ ہال کی تزئین و آرائش، آپریشن اور دیکھ بھال بشمول تنخواہ اور استعمال کے ٹوائلٹ بلاکس کا آپریشن اور دیکھ بھال۔ ب) امرتسر ریلوے اسٹیشن پر میڈیکل اسٹور، پوجا سامگری اسٹور، ریڈیو اینگ، ہیلپ ڈیسک اور کپڑے کی دکان (بشمول اشتہارات کے حقوق) کیوسک کا قیام اور آپریشن۔

تفصیلی معلومات اور رجسٹریشن کے لیے، براہ کرم ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

نمبر: NR-FZR0COML(NFR)/18/2024 مورخہ: 12.01.2026

118/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

ہم وینزویلا کو امیر اور محفوظ بنا رہے ہیں: ٹرمپ

نئی دہلی (ایم این این): ٹرمپ نے سنیچر کو اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر لکھا، ''میں وینزویلا کے لوگوں سے محبت کرتا ہوں، اور پہلے ہی وینزویلا کو دوبارہ امیر اور محفوظ بنا رہا ہوں۔ ان تمام لوگوں کو مبارکباد اور ان کا شکریہ جو اسے ممکن بنا رہے ہیں۔'' واضح رہے کہ وائٹ ہاؤس میں تیل کے ایک درجن سے زیادہ ایگزیکٹوز کے ساتھ وینزویلا میں

''ہم امریکی نہیں بننا چاہتے'' گرین لینڈ کے لیڈروں کا ٹرمپ کو دوٹوک جواب

الاقوامی حصہ داری میں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں ایک بار پھر اس بات کا مطالبہ کرنا چاہیے کہ یہ مکالمہ سفارت کاری اور بین الاقوامی اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔'' تاہم انہوں نے اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس جلد منعقد کیا جائے گا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ایک منصفانہ اور جامع سیاسی بحث ہو اور عوام کے حقوق محفوظ ہوں۔'' واضح رہے کہ یہ بیان ٹرمپ کے بار بار کے ان تبصروں کے بعد آیا ہے جن میں انہوں نے ڈنمارک کی بادشاہت کے اس نیم خودمختار علاقے پر قبضے میں دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ جمعہ کے روز وائٹ ہاؤس میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا، ''ہم گرین لینڈ کے بارے میں کچھ کرنے جا رہے ہیں، چاہے وہ پسند کریں یا نہ کریں، کیونکہ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو روس یا چین گرین لینڈ پر قبضہ کر لیں

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 433۔ سگنل۔ ٹی۔ 26-25-67 مورخہ 12-01-2026

بند ہونے کی تاریخ / وقت: 02-02-2026 کو 15.00 بجے

سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر، اتر ریلوے، فیروز پور بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ٹینڈر نمبر 433۔ سگنل۔ ٹی۔ 26-25-67 ای۔ ٹینڈرنگ کے ذریعے مورخہ 02-02-2026 کو 15.00 بجے تک http:www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے ٹینڈرز اصلی / ترمیم شدہ طے کئے گئے وقت اور تاریخ تک وقت جمع کروائیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینوئل ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینوئل ٹینڈر موصول ہوگا تو وہ جائز نہیں ہوگا۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر ڈاکیومنٹ کی قیمت اور بیعانہ کی رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے اس جائز ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کہ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ ہی منظور کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈیپازٹ رسید، ایف ڈی وغیرہ کے ذریعہ سے جمع کروائی گئی رقم جائز نہیں ہوگی۔

این آئی ٹی۔

کام کا نام	(i) ناردرن ریلوے کے فیروز پور ڈویژن کے سٹیشنوں پر پرانے ایکسچینج کو سرور بیسڈ IP بیسڈ ایکسچینج سے بدلنے کا کام۔ (ii) فیروز پور ڈویژن میں SNL-ASR سیکشن کے سالانہ GM/NR انسپیکشن کے سلسلے میں (ii) DEN-III/FZR کے تحت ASR-VKA سیکشن پر کلومیٹر 0.00 سے 9.00 تک موجودہ ٹریک لیڈ کے CTR(P)-9.00 Tkm کا کام، جس میں 52kg ریل والی PSC-5 سلیپر (1540/ کلومیٹر) کو 60kg(90/100/UTS) نئی ریل والی PSC چوڑی سیٹ سلیپر 1660 عدد / کلومیٹر (LWR) سے بدلا جائے گا اور گٹی کشن کو 25cm سے 35cm تک بڑھایا جائے گا۔ ان کے سلسلے میں سگنل اور ٹیلی کام کا کام		
ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	02-02-2026 15:00	ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	10-01-2026 12.04
تخمینہ قیمت	(i) 36779341.76 (ii) 9593865.05	بڈنگ شروعات کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	19-01-2026
بیعانہ کی رقم (روپے)	(i) 333900.00 (ii) 191900.00	کام پورا کرنے کی مدت	(i)۔ 09 مہینے (ii)۔ 04 مہینے
نوٹ:	ٹینڈر دہندگان باقاعدہ طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹینڈر ترمیمات تصحیح نامہ وغیرہ کے بارے میں خود کو اپ ڈیٹ رکھیں		

119/26

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

امریکی دھمکیوں پر ایران کا انتباہ، اسرائیل ہائی الرٹ

نئی دہلی (ایم این این): ایران میں حکومت مخالف مظاہروں کو جواز بنا کر حملیا ورتختہ پلٹنے کی امریکی سازش پر تہران نے واشنگٹن کو اتوار کو سخت وارننگ دی ہے کہ اگر تہران پر حملے کی جرآت کی گئی تو اسرائیل اور مشرق وسطی میں امریکہ کے تمام فوجی ٹھکانے نشانہ بنائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے ملک میں جاری مظاہروں کو ''فساد اور بدامنی'' قرار دیتے ہوئے اس کیلئے بھی امریکہ کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس بیچ ۸۲ دسمبر کو شروع ہونے والے مظاہروں میں ہر گزرتے دن کے ساتھ شدت آتی جارہی ہے۔ ایرانی صدر نے عوام کو متحد اور مظاہروں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے مظاہرین سے سختی سے نمٹنے کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران مغربی میڈیا نے ایران میں مظاہروں میں ہلاکتوں کے تعلق سے متضاد خبریں دی ہیں۔ کہیں یہ تعداد ۶۱۱ بتائی گئی ہے تو کہیں ۲۰۰ سے تجاوز کر جانے کا دعویٰ کیا ہے۔ مظاہرین کے حوالے سے جو خبریں آئی ہیں ان میں مہلوکین کی تعداد ۵۳۸ ہو جانے کا دعوی کیا گیا ہے۔ اس بیچ تہران نے اطلاع دی ہے کہ احتجاج پر قابو پانے کی کوشش کے دوران مظاہرین نے کم از کم ۱۰۰ پولیس اہلکاروں کو شہید کیا ہے۔ ایران پر حملے کا منصوبہ تیار، ٹرمپ کو پیش کیا گیا اتوار کو نیویارک ٹائمز نے اپنی ایک خبر میں دعویٰ کیا ہے کہ ایران پر حملے کیلئے منصوبہ تیار ہو گیا ہے جسے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ ان کی منظوری ملتے ہی اس پر عمل درآمد بھی ہو سکتا ہے۔ اخبار کے مطابق امریکی انتظامیہ اس بات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ اگر ایرانی حکومت مظاہرین کے خلاف ''ظالمانہ کارروائی'' کرتی ہے تو اس پر حملہ کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ سنیچر کو ٹرمپ نے ایران میں تختہ پلٹ کا اشارہ دیتے ہوئے پوسٹ کیا تھا کہ ''ایران آزادی کی طرف دیکھ رہا ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ امریکہ مدد کیلئے تیار ہے۔'' حالانکہ مغربی میڈیا کا دعویٰ ہے

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

اخوّت کی جہاں گیری محبّت کی فراوانی

تحریر۔۔۔۔
مولانا رضوان اللہ پشاوری

اخوت کے معنیٰ بھائی چارہ ، یگانگت اور برادری کے ہیں۔ اسلام میں تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں، چاہے وہ جہاں کہیں بھی رہتے ہیں اور ان کا کسی بھی رنگ و نسل اور وطن سے تعلق ہو، جو کلمہ طیبہ پڑہ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے وہ بہ حیثیت مسلمان ہمارا دینی بھائی ہے۔

''بے شک! ایمان والے بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرا دیا کرو اور للہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان ایک پائیدار اور مستحکم رشتہ قائم کیا، جسے قرآن کریم نے ''رشتہ اخوت اسلامی'' کا نام دیا ہے۔ اس رشتہ کی عظمت و فضیلت، افادیت اور اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید کی کئی آیات مقدسہ اور رسول اللہ ﷺ کی بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

قرآن پاک میں اخوت اسلامی کا ذکر:

بعثت رسول ﷺ اور نزول قرآن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بنی نوع انسان کو منظم کر دیا جائے اور ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی اور عداوت کرنے والوں کو پیار محبت اور اخوت و بھائی چارہ کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور رحمت دو عالم ﷺ نے اہل ایمان کے درمیان ''رشتہ اخوت'' قائم کیا۔ اس عظیم رشتے کی بنیاد اسلام اور اللہ و رسول ﷺ کی محبت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم: ''بے شک! ایمان والے (آپس میں) بھائی بھائی ہیں (اگر ان کے درمیان کچھ تنازع ہوجائے) تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح وصفائی کرا دیا کرو اور (ہر معاملہ میں) اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورۃ الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے اور اخوت اسلامی کے رشتہ کی موجودی میں رنگ، نسل، زبان، قومیت اور علاقوں کی بنیاد پر بننے والے باقی تمام رشتوں کی حیثیت ثانوی بل کہ ختم ہوجاتی ہے، جو مسلمان رشتہ اخوت پر دوسرے عارضی اور ناپائیدار رشتہ کو فوقیت دیتے ہیں وہ قرآن کے اس واضح اور صریح حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں دوسرا حکم یہ دیا گیا ہے: ''اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دو'' اس سے معلوم ہُوا کہ دو مسلمانوں، افراد یا دو گروہوں میں اختلاف واقع ہو سکتا ہے، لیکن ان کے قریب جو تیسرا فرد یا گروہ ہے، اس کی ذمے داری ہے کہ ان لڑنے یا اختلاف کرنے والوں میں فوراً صلح کرا دے اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو دو بھائیوں سے کیا جاتا ہے۔

آیت مبارکہ میں تیسرا حکم ہے: ''اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے'' اس میں تنبیہ کی گئی کہ اہل ایمان کے درمیان اگر اختلاف ہوجائے تو تمہاری ذمے داری ہے کہ ان کے درمیان اختلاف کی خلیج کو بڑھاؤ نہیں بل کہ کم کرنے کی کوشش کرو اور صلح کرانے میں کسی بھی فریق کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی نہیں ہونی چاہیے بل کہ ان سب کے ساتھ برابری اور خیر خواہی کا سلوک کیا جائے۔

امت مسلمہ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں اور تمام مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہتے ہیں اور جس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کے کام آتا ہے، اس کے دکھ سکھ میں کام آتا ہے، اسی طرح تمام مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

غریب ومحتاج مسلمان کی مالی امداد و اعانت بھی کرتے ہیں۔ اس کے دکھ سکھ اور غم خوشی کے مواقع پر تعاون کرتے ہیں، اس طرح امت مسلمہ میں باہمی اتحاد و یک جہتی اور امداد و اعانت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم: ''اور سب مل کر اللہ کی رسی (پیغام ہدایت) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور اللہ کی اس مہربانی (انعام) کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں میں اُلفت پیدا کردی اور تم اس کی نعمت کی بہ دولت بھائی بھائی بن گئے۔'' (آلعمران)

اخوت اسلامی اور ارشاداتِ رسول ﷺ:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد ارشادات میں اخوتِ اسلامی کی اہمیت، افادیت اور عظمت کو اجاگر اور واضح کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مفہوم: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے معاملے میں خیانت نہیں کرتا، دانستہ اس کو کوئی جھوٹی اطلاع نہیں دیتا اور نہ ہی وہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سب کچھ حرام ہے، اس کا خون (یعنی جان) اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو۔''

(سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کا مفہوم: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

اس حدیث پاک میں ایمان کی ایک اعلیٰ اخلاقی صفت کو بیان کیا گیا ہے جو کہ حقیقت میں ایمان کا معیار اور کسوٹی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرتا ہے جو وہ اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا نہ ہی اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرتا ہے، اللہ اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور جو کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو آسان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے گا اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی (کسی عیب یا غلطی کی) پردہ داری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ پوشی کرے گا۔'' (سنن ابوداؤد) فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

رشتہ مواخات کی بنیاد و اساس:

حضور سید عالم ﷺ کا یہ بہت بڑا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو ''رشتہ مواخات'' کی ایک لڑی میں پرو دیا۔ جب آپ ﷺ اور مسلمانوں نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو مسلمان مفلسی کی حالت میں تھے۔ ان کے گھر بار تھے اور نہ ہی دوسری ضروریات زندگی کا کوئی انتظام تھا۔ اس موقع پر اللہ کے پیارے رسول حضور خاتم الانبیاءﷺ نے انصار اور مہاجرین صحابہ کرامؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اور ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا دینی و اسلامی بھائی بنا دیا۔

رشتہ مواخات میں صحابہ کرامؓ کا ایثار:

انصار صحابہ کرامؓ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آنے والے اپنے مہاجرین صحابہ کو نہ صرف خوش آمدید کہا بل کہ ان کو اپنی ہر چیز میں برابر کا حصہ دار بنا دیا۔ جس صحابی کے پاس دو مکان تھے، اس نے ایک مکان اپنے دوسرے مہاجر بھائی کو دے دیا۔ جس کے پاس دس بکریاں تھیں، اس نے پانچ بکریاں اپنے اسلامی مہاجر بھائی کو دے دیں۔

اسی طرح دوسری املاک (باغات، زمینیں وغیرہ) کو بھی تقسیم کر دیا۔ انصار زراعت کے پیشے سے منسلک تھے اور مہاجرین تجارت کیا کرتے تھے۔ چناں چہ انصار نے مہاجرین کو اپنی زراعت میں شامل کر لیا اور مہاجرین انصار سے مل کر اپنی تجارت کرنے لگے۔ اس طرح انصار اور مہاجرین نے باہم مل کر زراعت و تجارت میں معاشی استحکام اور ترقی حاصل کی۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری صحابی کی دو بیویاں تھیں تو اس نے اپنے مہاجر بھائی سے کہا کہ میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جس کو تم پسند کرو، میں اسے طلاق دے دوں گا اور (عدت کے بعد) تم اس سے نکاح کر لینا۔ چناں چہ اس انصاری صحابی نے اپنے مہاجر بھائی کی پسند کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور عدت کے بعد اس مہاجر صحابی نے اس سے نکاح کر لیا۔ اس طرح کے انوکھے، بے مثال اور حیرت انگیز ایثار و قربانی کی مثال شاید ہی دنیا کی تاریخ میں مل سکے، یہ تو صرف آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیارے اصحاب کا عمل و کردار ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے پیارے رسول خاتم الانبیاء نے صحابہ کرامؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اور ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا دینی اسلامی بھائی بنا دیا تو حضرت علیؓ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے عقد مواخا میں تمام صحابہ کرامؓ کو تو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے نہایت پیار اور محبت کے انداز میں فرمایا: ''اے علی! تم دنیا و آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو۔''

(جامع ترمذی)

رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے اس باہمی تعلق کو کہیں بھائی کہہ کر بیان فرمایا تو کہیں اسے جسم واحد قرار دیا اور کہیں اسے مضبوط دیوار کی مانند قرار دیا جس کی ایک اینٹ دوسری کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے (اور وہ) ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کے کسی ایک حصے کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا درد اس کے تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے۔ یعنی ایک دوسرے پر رحم و شفقت کے معاملے میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے، اگر کسی ایک عضو کو شکایت و تکلیف ہوتی ہے تو باقی تمام جسم بھی بیداری اور بخار و تکلیف کی صورت میں اسی طرح کرب کو محسوس کرتا ہے۔

اخوت کو قائم رکھنے کا حکم:

اخوت اسلامی ایسا انمول، پائیدار اور عظیم رشتہ ہے کہ اس کو قائم رکھنے کے لیے بارہا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''بُرے گمان سے بچو! بے شک! بُرا گمان بڑی جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے دشمنی کرو اور نہ ایک دوسرے کو چھوڑو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔''

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اخوت اسلامی کے آداب اور احترام کے حوالے سے اپنے فرمان میں اخوت اسلامی کے رشتے کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ اگر صاحبان ایمان ان اصولوں پر چلنے لگیں تو ان کے درمیان کبھی جھگڑے اور فتنہ و فساد برپا نہیں ہوں گے۔ پہلا اصول یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کے حوالے سے بُرا گمان قائم کرنا خلافِ شرع ہے۔ ہمیشہ دوسروں کے متعلق اچھا گمان رکھنا چاہیے، ہوسکتا ہے جسے ہم بُرا سمجھ رہے ہوں، وہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ہو۔

اخوت اسلامی کے ثمرات اور فوائد:

اخوت و بھائی چارہ مسلمانوں کے درمیان وہ عظیم رشتہ ہے جس کی بہ دولت مسلمان جہاں کہیں بھی بستے ہوں وہ اپنے آپ کو ایک معاشرہ کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اخوت سے باہمی اختلافات اور تنازعات کو ختم کیا جاتا ہے۔

اخوت و بھائی چارہ سے مسلمان ایک دوسرے کی مدد اور خدمت کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں، جس سے معاشرتی زندگی کو استحکام ملتا ہے اور معاشرہ میں ایک اچھی اور عمدہ فضا قائم ہوتی ہے اور نیکیوں کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ اخوت و بھائی چارہ سے مسلمانوں میں اتحاد و یک جہتی پیدا ہوتی ہے، جس سے مسلمانوں کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کی یہ قوت دیکھ کر کفار کے دلوں پر رعب و دہشت طاری ہوجاتی ہے۔

اخوت و بھائی چارہ کی بنیاد پر جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مالی مدد کرتا ہے تو اسلامی معاشرہ میں مالی استحکام پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ میں امن و سکون اور جذبہ ہم دردی پیدا ہوتی ہے۔ اخوت و بھائی چارہ کی فضا میں معاشرے کے سب افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ دوسروں کا دکھ درد محسوس کرتے ہیں۔ مصیبت و آزمائش کے موقع پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ غم و خوشی میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔

برتری کا طوق

اس پروپیگنڈہ وار سے یہ تو پتہ چل گیا کہ امریکا اپنے اتحادیوں سمیت ''سی پیک'' کے خلاف کیوں بھارت کی پرورش کررہا ہے۔ خود امریکی سیاسی تجزیہ نگار یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکا کو خطے کے ممالک کو زبردستی ساتھ ملانے سے گریز کرنا چاہیے، ہزاروں میل دور بیٹھے امریکا کو پھانسنے کیلئے یہ ایک جال ہے جو امریکا نے افغانستان میں روس کیخلاف استعمال کیا تھا اور امریکا کو بھی سپر طاقت کے عہدے سے معزول اور ٹکڑے کرنے کیلئے استعمال ہوسکتا ہے تاہم کسی بھی سپر طاقت کی برتری کا طوق اتارنے کیلئے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پر عزم ہیں۔

امریکا اور روس نے 54 سال تک ایک دوسرے کے خلاف پوری دنیا میں پراکسی جنگ لڑی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سرد جنگ کا مرکز یورپ تھا جہاں سوویت یونین مسلسل اپنے حلیف ممالک کی یونین سے علیحدگی کے حوالے سے فکرمند رہتا تھا جبکہ امریکا کو یورپ میں اپنے اتحادیوں کی کمزوری کا خوف لاحق رہتا تھا۔ چین اور امریکا کا مقابلہ سرد جنگ سے بالکل مختلف ہے۔ دونوں ممالک کی مسلح افواج کہیں بھی ایک دوسرے کے سامنے موجود نہیں ہیں۔ اگرچہ تائیوان اور شمالی کوریا تناؤ کا مرکز ہیں اور دونوں تنازعات دہائیوں سے جاری ہیں لیکن چین اور امریکا کے درمیان دشمنی کا مرکز جنوب مشرقی ایشیا بنے گا۔ اس خطے میں تنازع کی کوئی واضح شکل موجود نہ ہونے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان مسابقت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک امریکا اور چین کو دو بڑی طاقتوں کے طور پر دیکھتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک سے اتحاد چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر میانمار میں حالیہ فوجی بغاوت کے خلاف احتجاج کرنے والوں نے جرنیلوں کی حمایت پر چین کے خلاف پلے کارڈ اٹھا رکھے ہیں جبکہ امریکا سے مداخلت کی اپیل بھی کی جارہی ہے۔ امریکا اور چین سے تعلقات کے حوالے سے خطے کے ممالک دباؤ کا شکار ہیں۔ 2016ء میں فلپائن کے صدر نے امریکا سے الگ ہوکر چین سے اتحاد کا کھلے عام اعلان کیا تھا۔ چین کا دعویٰ ہے کہ جنوبی بحیرہ چین کا پورا علاقہ اس کا ہے، جبکہ امریکا اس دعوے کو مسترد کرتا ہے تو خطے کا سب سے اہم اتحاد آسیان ناراض ہوجاتا ہے، چین اس اتحاد پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔

چین کیلئے جنوب مشرقی ایشیا کی اسٹریٹجک اہمیت کے پیش نظر کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا۔ یہ بالکل چین کی دہلیز ہے، تیل، دیگر خام مال چین منتقل کرنے اور تیار مال دنیا کو بھیجنے کا تجارتی راستہ۔ چین مشرق میں جاپان، جنوبی کوریا اور تائیوان جیسے مضبوط امریکی اتحادیوں سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوب مشرقی ایشیا میں چین کیلئے حالات سازگار ہیں اور یہاں سے بیجنگ کو تجارتی اور فوجی مقاصد کیلئے بحیرہ ہند اور بحرالکاہل میں رسائی ملتی ہے۔ صرف جنوب مشرقی ایشیا میں نمایاں طاقت بننے سے ہی چین اپنے دنیا سے کٹ جانے کا خوف دور کرسکتا ہے لیکن جنوب مشرقی ایشیا چین کیلئے صرف دوسرے ممالک تک جانے کا راستہ نہیں بلکہ یہ دنیا کا اہم علاقہ بھی ہے، اس وجہ سے بھی امریکا اور چین کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ جنوب مشرقی ایشیا میں 70 کروڑ لوگ رہتے ہیں، جو یورپی یونین، لاطینی امریکا اور مشرقی وسطی سے بڑی آبادی ہے۔ اس کی معیشت اگر یہ ایک ہی ملک ہوتا تو چین، امریکا اور بھارت کے بعد دنیا کی چوتھی معیشت ہوتی۔ یہاں معاشی ترقی کی رفتار بھی کافی تیز ہے۔

ایک دہائی کے دوران انڈونیشیا اور ملائیشیا کی معیشت میں 5 سے 6 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح فلپائن اور ویتنام کی معیشت 6 سے 7 فیصد تک بڑھ گئی۔ خطے کے غریب ممالک جیسے میانمار اور کمبوڈیا بھی تیزی سے ترقی کررہے ہیں۔ چین سے مقابلہ کرنے والے سرمایہ کار جنوب مشرقی ایشیا کا انتخاب کررہے ہیں، یہ خطہ مینوفیکچرنگ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہاں کے صارفین کی قوت خرید بڑھ چکی ہے، یہ خطہ اب دنیا بھر کیلئے قابل کشش بازار بن چکا ہے۔ تجارتی اور جیو پولیٹیکل لحاظ سے جنوب مشرقی ایشیا ایک بہت بڑا انعام ہے اور دونوں حریفوں میں چین اس انعام کو زیادہ جیتنے لگا ہے۔

بیجنگ اس خطے کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور امریکا کے مقابلے میں زیادہ سرمایہ کاری کررہا ہے۔ اس خطے میں امریکا کے مقابلے میں چینی برتری میں جو اضافہ ہورہا ہے، اس کیلئے امریکی میڈیا اپنے اتحادیوں کے تعاون سے پروپیگنڈہ وار شروع کرچکا ہے جس میں وہ دہائی دے رہا ہے کہ ''جنوب مشرقی ایشیائی ملک کمبوڈیا پر چین مکمل غلبہ حاصل کرچکا ہے جبکہ کوئی بھی ملک کھل کر امریکا کا ساتھ دینے اور چین کو چیلنج کرنے کو تیار نہیں ہے۔ چین سے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے تعلقات بظاہر قریبی نظر آتے ہیں لیکن یہ ممالک اس وجہ سے پریشان ہیں کہ بڑے پیمانے پر چینی سرمایہ کاری کچھ برائیاں بھی ساتھ لاتی ہے۔ چینی فرموں پر اکثر بدعنوانی اور ماحولیات کی خرابی کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ چینی کمپنیاں مقامی لوگوں کو روزگار دینے کی بجائے چینی باشندوں کو بلاکر ملازمت دینے کو ترجیح دیتی ہیں جس سے سرمایہ کاری کے معاشی فوائد کم ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد بھی چین کسی بات پر ناراض ہوکر ان ممالک میں سرمایہ کاری اور تجارتی پابندیاں عائد کردیتا ہے، جس سے یہ ممالک عدم تحفظ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ چین کی فوجی طاقت سے بھی پڑوسی خوفزدہ ہیں۔ اس نے بحیرہ جنوبی چین کے جزائر پر قبضہ کرلیا ہے اور اپنے قریب کے سمندر میں مچھلی پکڑنے اور تیل کی تلاش میں آنے والے پڑوسی ممالک کے جہازوں کو ہراساں کرتا ہے، جس کے نتیجے میں چین کے ویتنام سے انڈونیشیا تک تمام جنوب ایشیائی ممالک سے تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں۔

چین میانمار میں جمہوری حکومت کے خلاف لڑنے والوں جنگجوؤں سے تعلقات بھی رکھتا ہے، جبکہ ماضی میں بیجنگ خطے میں لڑنے والے گوریلوں کی حمایت کرتا رہا ہے۔ اس طرح کے طرز عمل نے چین کو پورے خطے میں ناپسندیدہ بنادیا ہے۔ اسی لیے ویتنام میں اکثر چین مخالف فسادات پھوٹ پڑتے ہیں۔ سب سے زیادہ مسلم آبادی والے ملک انڈونیشیا میں اکثر غیر قانونی چینی باشندوں کی آمد اور چین کی مسلم اقلیت سے سلوک کو لیکر مظاہرے ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے ملک لاؤس میں بھی، جہاں کمیونسٹ آمریت ہے، جہاں عوام کی مرضی کو سنا نہیں جاتا، وہاں بھی چینی تسلط کے خلاف کھلے عام بات کی جاتی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک اقتصادی نتائج کے خوف سے چین پر کھلے عام تنقید نہیں کرسکتے، لیکن وہ اپنے شہریوں کے خوف سے بیجنگ کے ساتھ محتاط رہتے ہیں۔ چین کی جنوب مشرقی ایشیا میں تسلط قائم کرنے کی کوشش کی کامیابی کا امکان کم ہے۔ جنوب مشرقی ایشیائی ریاستیں اپنے خوشحال پڑوسی کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری روابط ختم نہیں کرنا چاہتیں لیکن وہ بھی وہی چاہتی ہیں، جو امریکا چاہتا ہے یعنی امن واستحکام اور اصولوں پر مبنی طریقہ، جس میں طاقت کے استعمال کے ذریعے چین تسلط حاصل نہیں کرسکتا۔ جنوب مشرقی ایشیائی خطے کے بڑے ممالک بھی ابھی دیکھ رہے ہیں کہ اپنے داؤ پیچ لگاکر کیا حاصل کرسکتے ہیں۔ اس خطے کو چین کے تسلط سے بچانے کیلئے امریکا کو چاہیے کہ وہ چینی اثر ورسوخ کا متبادل فراہم کرے اور ان ممالک کو اپنے آپشن کھلے رکھنے کیلئے تیار کرے۔ جس کیلئے ایک علاقائی اتحاد بھی قائم کیا جاسکتا ہے کیونکہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے مابین تجارت اور سرمایہ کاری چین سے ہونے والے کاروبار سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک اور طریقہ کار دوسرے ایشیائی ممالک جیسے جاپان اور جنوبی کوریا کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ اس حوالے سے آسیان نے درست راستہ اختیار کیا ہے''۔

اس پروپیگنڈہ وار سے یہ تو پتہ چل گیا کہ امریکا اپنے اتحادیوں سمیت ''سی پیک'' کے خلاف کیوں بھارت کی پرورش کررہا ہے۔ خود امریکی سیاسی تجزیہ نگار یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکا کو خطے کے ممالک کو زبردستی ساتھ ملانے سے گریز کرنا چاہیے، ہزاروں میل دور بیٹھے امریکا کو پھانسنے کیلئے یہ ایک جال ہے جو امریکا نے افغانستان میں روس کے خلاف استعمال کیا تھا اور امریکا کو بھی سپر طاقت کے عہدے سے معزول اور ٹکڑے کرنے کیلئے استعمال ہوسکتا ہے تاہم کسی بھی سپر طاقت کی برتری کا طوق اتارنے کیلئے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پر عزم ہیں۔

بشکریہ
Bittertruth.com

بیجنگ اس خطے کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور امریکا کے مقابلے میں زیادہ سرمایہ کاری کررہا ہے۔ اس خطے میں امریکا کے مقابلے میں چینی برتری میں جو اضافہ ہو رہا ہے، اس کیلئے امریکی میڈیا اپنے اتحادیوں کے تعاون سے پروپیگنڈہ وار شروع کرچکا ہے جس میں وہ دہائی دے رہا ہے کہ ''جنوب مشرقی ایشیائی ملک کمبوڈیا پر چین مکمل غلبہ حاصل کرچکا ہے جبکہ کوئی بھی ملک کھل کر امریکا کا ساتھ دینے اور چین کو چیلنج کرنے کو تیار نہیں ہے۔ چین سے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے تعلقات بظاہر قریبی نظر آتے ہیں لیکن یہ ممالک اس وجہ سے پریشان ہیں کہ بڑے پیمانے پر چینی سرمایہ کاری کچھ برائیاں بھی ساتھ لاتی ہے۔ چینی فرموں پر اکثر بدعنوانی اور ماحولیات کی خرابی کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ چینی کمپنیاں مقامی لوگوں کو روزگار دینے کی بجائے چینی باشندوں کو بلاکر ملازمت دینے کو ترجیح دیتی ہیں

وطن سرینگر

ستی سر میں پانی کی عدم دستیابی کے بیچ

فیس میں غیر معمولی اضافہ حیران کن

کشمیر جس کو کتابوں میں ستی سر بھی کہا جاتا ہے گویا یہ سرزمین آب گیر تھی لیکن اس آبی بستی میں بھی پانی پر ٹیکس لگایا جارہا ہے جو کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔ اس خطے میں ایسے آبی ذخائر موجود ہیں جو سخت خشک موسم کے باوجود بھی تر اور ان میں پانی کا بہاؤ برقرار رہتا ہے۔ لیکن پانی کی بہتات ہونے کے باوجود بھی اس خطے کے لوگ پانی کے ایک ایک بوند کیلئے ترستے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں صدیوں سے واٹر سپلائی اسکیم شہر و دیہات میں قائم کی گئی ہے لیکن بیشتر علاقوں میں ہر روز یہ شکایات رہتی ہیں کہ وہ پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور لوگ محکمہ پی ایچ ای کیخلاف سراپا احتجاج ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انسانی زندگی کیلئے پانی اہم جز ہے اور اس کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ بھی دہائیوں قبل معرض وجود میں لایا گیا ہے لیکن یہ محکمہ اپنی ذمہ داریوں سے پلے جھاڑ رہے ہیں۔ پانی کی عدم دستیابی کو لیکر ندی نالوں کا گندہ پانی پینے پر مجبور ہورہے ہیں جس سے وبائی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو دہائی قبل یہاں کے لوگ ندی و نالوں کے بہتے پانی کو ہی استعمال میں لایا کرتے تھے اور لوگ اتنے حساس تھے کہ آب رواں یا چشموں و جھیلوں میں کوڑا کرکٹ وغلاظت ڈالنے میں احتیاط سے کام لیتے تھے اور اس کو گناہ عظیم سمجھا جاتا تھا لیکن اب نام نہاد ترقی یافتہ دور میں لوگوں نے دریاؤں اور ندی نالوں کے کناروں پر بیت الخلاء تعمیر کرنے کا بھیڑا اٹھایا جبکہ سرکاری سطح پر بھی اس کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی جس کے نتیجے میں ہمارے دریا اور ندی نالے کوڑا دان میں تبدیل ہوئے ہیں اور ان کا پانی ہمارے لئے حرام بھی بن چکا ہے اور اس کے استعمال سے مہلک بیماریاں اپنا جال بچھا رہی ہیں۔ لوگوں نے اس عظیم نعمت کی بے قدری کی جس کا خمیازہ ہمیں اٹھانا پڑ رہا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کی بہتات اور ذخائر موجود ہونے کے باوجود بھی فیس میں امسال غیر معمولی اضافہ کیا گیا جس سے لوگ ورطہ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کے فیس میں ہر سال غیر معمولی اضافہ کرنا باعث تشویش عمل ہے۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ چند سال قبل محکمہ پی ایچ ای کی جانب سے پانی فی کنبہ سالانہ تین سو روپے فیس ہوا کرتا تھا اور وہ کم قلیل بھی صارفین اپنے لئے بارگراں سمجھتے تھے۔ تاہم گذشتہ تین چار برسوں سے فیس میں ہر سال اضافہ کرنے کی ٹھان لی ہے جبکہ رواں میں فیس بڑھانے میں حد ہی کردی گئی اور ہزاروں روپے تک سالانہ فیس پہنچائی گئی۔ ایک طرف لوگ نامساعد حالات اور کورونا وائرس کی وجہ سے مالی ابتری کے شکار ہوئے ہیں تو دوسری طرف محکمہ جل شکتی نے کوئی پاس ولحاظ کئے بغیر پانی کے فیس میں غیر معمولی اضافہ کرکے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ بیشتر صارفین ایسے ہیں جو اتنی رقم ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ اس وقت وہ اقتصادی بدحالی کے شکار ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے حکومتی سطح پر اقدامات اٹھائے جائیں اور سالانہ فیس میں فوری طور کمی لائی جائے تاکہ صارفین کی عدم دستیابی کے حوالے سے پریشانیوں میں نمایاں کمی واقع ہوجائے اور یہ رقم کثیر بارگراں نہ بن جائے بلکہ لوگ اپنی استطاعت کے مطابق فیس کی ادائیگی ممکن بنا سکیں گے۔

کہ 12 جنوری کو عظیم روحانی رہنما فلسفی، مفکر سوامی وویکانند کی یاد میں منایا جاتا ہے جن کا نوجوانوں کی صلاحیت پر غیر متزلزل یقین آج بھی ملک کے نوجوان شہریوں کے دلوں میں گہرائی سے گونج تا ہے۔ سوامی وویکانند جن کا اصل نام نریندر ناتھ دت تھا۔انیسویں صدی کے آخر اور 20ویں صدی کے اوائل میں ہندو مت کی نشاۃ ثانیہ کی اہم شخصیت تھے،ان کی ولولہ انگیز خطابت مشرقی اور مغربی فلسفوں پر گہری گرفت اور نوجوانوں کی صلاحیت پر پختہ یقین نے دنیا بھر کے لوگوں کو متاثر کیا۔ 1893میں شکاگو میں پارلیمنٹ آف ورلڈ ریلیجنس میں ان کی تاریخی تقریر کو ہندو مت کے اعلیٰ تاثر میں ایک اہم موڑ تصور کیا جاتا ہے۔

112

وقف بورڈ کی اطلاع کے مطابق 16 جنوری کو نماز عشاء ٹھیک رات 10 بجے ادا کی جائے گی جس کے بعد پوری رات شب خوانی ہوگی۔ اس کے اگلے روز یعنی 17 جنوری کو ہر نماز کے بعد زائرین کو موئے مقدس کے دیدار سے فیضیاب ہوں گے جبکہ 18 جنوری کو بھی عقیدت مندوں کو موئے مقدس حضرت محمدؐ کے دیدار سے فیضیاب کرایا جائے گا۔اس دوران وادی کے دیگر جگہوں پر بھی تقاریب منعقد ہوں گی۔آثار شریف پنجورہ شوپیاں، آثار شریف جناب صاحب صورہ، خانیار پیر دستگیر صاحب، مخدوم صاحب،شہری کلاش پورہ اور دیگر

مصورین اور ادیب جموں وکشمیر کے فنکارانہ مستقبل کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔لفٹینٹ گورنر

جموں کے کلاکیندر میں کیسر آرٹ سرکل کی گولڈن جوبلی تقریبات سے خطاب

مشہور مصور اور کیسر آرٹ سرکل کے بانی شری بھوشن کیسر کو اعزاز سے نوازا۔سنہا

جموں ررانفو ررلفٹینٹ گورنر مسٹر منوج سنہا نے جموں کے کلا کیندر میں کیسر آرٹ سرکل کے گولڈن جوبلی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا" روحانی اور ثقافتی جڑوں سے نئی تخلیقی افقوں تک، جموں وکشمیر کو آرٹ ہب کے طور پر دوبارہ تصور کرنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مصورین اور ادیب جموں وکشمیر یونین ٹیریٹری کے فنکارانہ مستقبل کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔" اس تقریب میں لفٹینٹ گورنر نے مشہور مصور اور کیسر آرٹ سرکل کے بانی شری بھوشن کیسر کو اعزاز سے نوازا۔انہوں نے بھوشن کیسر کی غیر معمولی خدمات کی تعریف کی جو ہزاروں فنکاروں کی پرورش اور تربیت میں مصروف رہے ہیں ،جنہوں نے ان کی سرپرستی میں عالمی سطح پر نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ لفٹینٹ گورنر نے اپنے خطاب میں زور دیا کہ ہمارے مقدس ورثے کی حفاظت مستقبل کی تعمیر کی بنیاد ہے۔لفٹینٹ گورنر نے کہا" جموں وکشمیر کی ثقافتی اور روحانی روح کو عالمی آرٹ ہب میں تبدیل کرنا ایک مشترکہ ذمہ داری ہے۔ میرا خیال ہے کہ فن مختلف ثقافتوں کو جوڑنے کا پل ہے اور ہماری قدیم روحانی اور ثقافتی وراثت کو زندہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے فنکاروں، مفکرین ،مصورین اور مجسمہ سازوں کو معاشرے کا "ضمیر" قرار دیتے ہوئے ان کے اہم کردار پر روشنی ڈالی کہ وہ جمہوریت میں عوامی شرکت اور قوم کی ترقی کے سفر کو آگے بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے نوجوان نسل سے اپیل کی کہ وہ فن کی طاقت کو مثبت تبدیلی کیلئے استعمال کریں۔لفٹینٹ گورنر نے کہا" فن معاشرے کیلئے آئینہ بھی ہے اور رہنما بھی۔نوجوانوں کو چاہیئے کہ فن کو ایک ذریعہ کے طور پر قبول کریں تاکہ اپنی ثقافتی شناخت کو محفوظ رکھیں،جڑوں سے

Office of the Naib Tehsildar Pattan
Sub.Issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Abdul Qayoom Khanday s/o Abdul Rashid Khanday R/o Khanday mohalla Pattan with verified date of birth 07/11/1965 occurred at home in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.
Sd
Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan
Sub . Issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Masroora Suhail D/o Suhail Ahmad Khan R/o Babagund Mamoosa with verified date of birth 29/01/2021 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.
Sd
Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan
Sub Issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Abdul Qayoom Khanday s/o Abdul Rashid Khanday R/o Khanday mohalla Pattan with verified date of birth 07/11/1965 occurred at home in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.
Sd
Naib Tehsildar Pattan

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE MOOMIN SULTAN

1.MOHAMMAD SHAFI DANDROO S/O ABDUL REHMAN DANDROO
2. MST MUGHLEE W/O ABDUL REHAM DANDROO BOTH RESIDENTS OF QAMARWARI SRINAGAR SITE AT PLOTE NO. 176 ELLAHI BAGH HOUSING COLONY.
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

اسپیکر نے نئے قانون ساز اسمبلی کمپلیکس کی ترقی اور دیگر متعلقہ ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا

جموں ررانفو ررجموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالرحیم راتھر نے سینئر افسران کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کیا تاکہ جموں میں نئے قانون ساز کمپلیکس کی تعمیر، دونوں ایم ایل اے ہوسٹلوں میں مرمت/تجدید کاری کے کام ،قانون ساز اسمبلی میں ایم ایل اے کیلئے نیوا سیوا کیندر کا انتظام اور دیگر جاری ترقیاتی کاموں سے متعلق مسائل کا جائزہ لیا جائے اور کام کی رفتار اور معیار کا براہ راست اندازہ لگایا جائے۔ اسپیکر نے دیگر ترقیاتی کاموں کا بھی جائزہ لیا جن میں جموں میں اسمبلی ہال میں ڈیجیٹل ساؤنڈ سسٹم کی تبدیلی ،جموں ایم ایل اے ہوسٹل کے اضافی بلاک میں ایک لفٹ اور سرینگر ایم ایل اے ہوسٹل میں دو لفٹوں کی تنصیب ،الیکٹرک/سول کاموں سے متعلق مرمت کے کام شامل تھے۔اجلاس میں چیف سیکرٹری ،ایڈیشنل چیف سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی) ،سیکرٹری قانون ،انصاف و پارلیمانی امور ،سیکرٹری جے کے ایل اے کے علاوہ ڈائریکٹر اسٹیٹس اور متعلقہ محکموں کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ جموں میں نئے قانون ساز کمپلیکس کی تعمیر کے حوالے سے اسپیکر نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ اس باوقار منصوبے کو وقت پر مکمل کیا جائے۔ اسپیکر کو بتایا گیا کہ کام 10دنوں کے اندر شروع ہوجائے گا اور کام کی الاٹمنٹ سے 18ماہ میں مکمل کرلیا جائے گا۔ جموں میں اسمبلی ہال میں ڈیجیٹل ساؤنڈ سسٹم کی تبدیلی کے حوالے سے اسپیکر نے کہا کہ آنے والے اسمبلی اجلاس کے ہموار انعقاد کیلئے ساؤنڈ سسٹم میں کوئی خلل نہ ہو اور یہ مسلسل کام کرے۔ اسپیکر کو یقین دلایا گیا کہ ساؤنڈ سسٹم کی تبدیلی/اے ایم سی سے متعلق کام اگلے اسمبلی اجلاس کے آغاز سے کافی پہلے مکمل کرلیا جائے گا اور ساتھ ہی اسمبلی میں ایم ایل اے کیلئے نیوا سیوا کیندر کے انتظامات بھی مکمل ہوں گے۔ ایم ایل اے ہوسٹل جموں اور سرینگر میں مرمت/تجدید کاری کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے اسپیکر نے ڈائریکٹر اسٹیٹس سے کہا کہ جموں اور سرینگر کے ایم ایل اے ہوسٹلوں میں سول اور الیکٹرک کاموں کی اپ گریڈیشن کے کام مکمل کئے جائیں۔اس پر انہیں بتایا گیا کہ کام شروع ہو چکے ہیں اور مقررہ وقت میں مکمل کرلئے جائیں گے۔ اسپیکر نے ہدایت دی کہ اسمبلی کمپلیکس کے اندر کام کرنے والے سرکاری دفاتر کو خالی کرایا جائے اور صرف قانون ساز اسمبلی سے متعلق دفاتر ہی کمپلیکس میں کام کریں۔ اسپیکر نے اسمبلی کمپلیکس اور ایم ایل اے ہوسٹلوں کے تمام ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے کے بعد افسران کو ہدایت دی کہ مقررہ ٹائم لائنز پر سختی سے عمل کریں۔

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE MOOMIN SULTAN

1.MUZAFFAR AHMAD BHAT S/O GHULAM RASOOL BHAT
RESIDENT OF TILWANI MOHALLA SRINAGAR
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte orde , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

باقیات

101

ہوئے کہا کہ جموں سر اور کشمیر جموں وکشمیر کا بدن ہے۔انہوں نے کہا کہ 61ہزار کے قریب عارضی ملازمین کو مستقل نوکریاں فراہم کرنے کیلئے حکومت اپنے وعدے کو ضرور پورا کرے گی تاہم اس میں صبر وتحمل کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کو علیحدہ کرنے کا بیان سیاسی ہے اور جموں کے لوگ اس کے ساتھ نہیں ہیں۔انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں بے روزگاری ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس سے نمٹنے کیلئے ہرممکن کوششیں جاری ہیں۔ لاء یونیورسٹی کا قیام وادی کشمیر میں قائم کرنے اور جموں کے لوگوں کی جانب سے اس کے خلاف مہم چلانے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سابق وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ سرکار کے دائرے اختیار میں ہے اور لوگوں کو اس کا انتظار کرنا چاہیے۔ بجٹ اجلاس کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ عوام دوست بجٹ پیش کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے لوگوں کو ہرحال میں راحت ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے ایک سال کے دوران حکومت نے لوگوں کی فلاح وبہبود اور انہیں راحت پہنچانے کیلئے کئی اہمیت کے اقدامات اٹھائے اور حکومت کی کارکردگی میں ہرگزرتے دن کے ساتھ بہتری آرہی ہے۔

102

کے لپیٹ میں آچکی ہے۔انہوں نے بتایا کہ وادی کے ساتھ ساتھ لداخ خطہ بھی شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق سیاحتی مقام گلمرگ جہاں چلہ کلان میں سب سے زیادہ درجہ حرارت میں کمی ہوتی ہے میں تھوڑی سی بہتری آئی ہے تاہم پہلگام اور سونہ مرگ میں شبانہ درجہ حرارت کافی نیچے چلا گیا ہے۔محکمہ موسمیات نے بتایا کہ سرینگر میں آج کم سے کم درجہ حرارت منفی 2.4ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جہاں گزشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 5.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔انہوں نے کہا کہ گلمرگ اور پہلگام دوں میں شبانہ درجہ حرارت منفی 3.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت بالترتیب منفی 6.2 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 7.6 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔اسی طرح سے انہوں نے کہا کہ پلوامہ سرد ترین علاقہ رہا ہے جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جبکہ اننت ناگ، پلوامہ اور کولگام اضلاع میں شبانہ درجہ حرارت بالترتیب منفی 3.9 ڈگری سینٹی گریڈ، منفی 5.2 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 1.6 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔اسی دوران محکمہ موسمیات نے کہا کہ آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔انہوں نے کہا کہ 17 سے 19 جنوری تک ابرآلود رہنے کے ساتھ ہلکی بارش اور برفباری کے امکانات کے ساتھ کچھ بالائی علاقوں میں برفباری کا امکان ہے۔اس دوران گزشتہ رات بھر شدید سردی ہونے کے ساتھ جمعہ کی صبح بھی سرینگر سمیت پوری وادی میں شدت کی سردی محسوس کی جارہی ہے۔شدید سردی کی لہر جاری رہنے کے باعث مسلسل جھیل ڈل کی اوپری سطح پوری طرح سے منجمد رہی۔صبح کے وقت چلنے والی یخ بستہ ہواؤں اور شدت کی سردی کی لہر برقرار رہنے کے باعث صبح کے وقت زیادہ تر لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل پارہے ہیں۔درجہ حرارت منفی ریکارڈ ہونے اور شدید دھند چھائے رہنے کے نتیجے میں نل اور پانی کی ٹینکیوں میں بھی پانی جم گیا ہے جس وجہ سے اب گھروں کے اندر بھی پانی دستیاب نہیں ہورہا ہے اور لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا۔

103

بجٹ اجلاس کے شیڈول پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے ملاقات کی۔ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ بجٹ سیشن کا کلینڈر جلد ہی جاری کیا جائے گا۔کل اجلاسوں کی تفصیلات پر کام کیا جارہا ہے لیکن یہ دو حصوں میں ہوگا جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔انہوں نے کہا" بجٹ پہلے ہاف میں پاس کیا جائے گا جبکہ باقی کام دوسرے ہاف میں کیا جائے گا"۔دوہری نشستوں پر،اسپیکر نے کہا کہ یہ ایوان کے سامنے کام پر منحصر ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر وقت کم ہوا اور کاروبار زیادہ ہوتو ہم دوہری نشستیں کر سکتے ہیں۔جاری پروجیکٹ کے مطابق اسمبلی پیپرلیس ہونے پر راتھر نے کہا کہ وہ کام کا جائزہ لینے کے لیے اگلے دو سے تین دنوں میں سینئر افسران کی میٹنگ کریں گے۔انہوں نے مزید کہا" ہم دیکھیں گے کہ ہم اس منصوبے کو کس حد تک نافذ کرسکتے ہیں۔اگر ہم پیپرلیس پروجیکٹ کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں ناکام رہے تو ہم اسے جزوی طور پر کرنے کی کوشش کریں گے"۔دریں اثنا،ذرائع کے مطابق،قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر نے وزیراعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی اور ان سے بجٹ سیشن کی تفصیلات بشمول وہ بجٹ پیش کرنے کی تاریخ پر تبادلہ خیال کیا۔دریں اثنا، ذرائع کے مطابق،قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی اور ان سے بجٹ سیشن کی تفصیلات بشمول وہ بجٹ پیش کرنے کی تاریخ پر تبادلہ خیال کیا۔ذرائع نے بتایا کہ مختلف دیگر امور بھی بحث کے لیے آئے۔انہوں نے مزید کہا کہ عمر عبداللہ جو جموں وکشمیر کے وزیر خزانہ بھی ہیں،اپنا دوسرا بجٹ 5 سے 7فروری کے درمیان پیش کرنے کا امکان ہے کیونکہ یکم فروری کو مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن کے ذریعہ مرکزی بجٹ پیش کرنے کے بعد محکمہ خزانہ کو اعداد وشمار کو حتمی شکل دینے کے لیے دو دن درکار ہوں گے۔خیال رہے کہ سیتارمن نے کل نئی دہلی میں ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کے وزرائے خزانہ کے ساتھ پری بجٹ مشاورت کے ایک حصے کے طور پر میٹنگ کی۔عمر عبداللہ نے میٹنگ میں شرکت کی۔یہاں مقننہ کا بجٹ اجلاس 2 فروری کو لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا کے خطاب سے شروع ہوگا۔عام طور پر ایل جی کے خطاب پر 2-3 دن بحث ہوتی ہے جس کے بعد وزیراعلیٰ کا جواب آتا ہے اور اگلے دن بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔

104

ان چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں اپنی سیکورٹی کیلئے منصوبہ بندی، وسائل اور بجٹ کی ضرورت ہے۔ مشاورتی انداز اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے بارے میں تمام اسٹیک ہولڈرس معلومات لینے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ ہماری افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس اور تیار ہونا چاہیے۔ راجناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سویلین افرادی قوت، جو مسلح افواج کا ایک لازمی حصہ ہے،منصوبہ بندی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوج ایک بڑے مینڈیٹ اور پیچیدہ ڈھانچے کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور سویلین افرادی قوت بغیر وردی کے سپاہی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ فوجیوں کو اہم طاقت فراہم کرنے کیلئے پردے کے پیچھے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حب الوطنی، بہادری اور نظم وضبط سپاہیوں کو ملک کو خطرات اور چیلنجوں سے بچانے کی اپنی ذمہ داری نبھانے میں مدد کرتا ہے اور سویلین افرادی قوت کو ان اقدار کو اپنانا چاہیے تاکہ سیکورٹی کے بنیادی ڈھانچے کو مزید تقویت دی جا سکے۔ انہوں نے کہا" قومی خدمت کے وسیع تناظر میں، ہر ذمہ دار سویلین بغیر وردی کے ایک سپاہی ہے اور ہر سپاہی وردی میں سویلین ہے"۔

105

بجق اہلکار کی شناخت رامیش کمار کے طور پر ہوئی ہے جو جالندھر، پنجاب کا رہائشی تھا۔لاش کو بعدازاں ضلعی اسپتال بانڈی پورہ منتقل کیا گیا جہاں قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد اسے آبائی مقام روانہ کیا جائے گا۔ حکام نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ آگ لگنے کے اس حادثے کی تفصیلات سامنے لائی جائیں گی اور ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

106

پر جہاں جہاں فورسز اور پولیس کے ناکے بٹھائے گئے ہیں عارضی چیک پوسٹ قائم کئے جاچکے ہیں جہاں پر تمام چھوٹی بڑی گاڑیوں کو روک کر ان کی باریک بینی سے تلاشی لی جارہی ہے اس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں میں سفر کرنے والے ڈرائیوروں اور دیگر افراد کے شناختی کارڈ چیک کرکے ان کے سامان کی تلاشی لینے کے علاوہ ان سے سخت پوچھتاچھ کی جارہی ہے۔ خاص کر جنوبی کشمیر سے سرینگر داخل ہونے والی گاڑیوں میں سفر کرنے والوں سے مختلف قسم کے سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یوم جمہوریہ کی تقریبات کے حوالے سے گذشتہ تین برسوں سے سرینگر اور دیگر قصبہ جات میں حفاظت کے سخت اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اور تقریب سے ایک ہفتہ قبل سرینگر میں فورسز کی اضافی نفری کو تعینات کیا جاتا ہے تاہم اس بار قریب 14روز قبل ہی یوم جمہوریہ ہند کی تقریبات کے حوالے سے سخت حفاظت کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔

107

جاوید چوہدری نے تصدیق کی کہ جموں خطے کے گرمائی زون میں سرمائی تعطیلات کو 14 جنوری تک بڑھا دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ محکمہ صحت و طبی تعلیم کی ہدایات کے مطابق لیا گیا ہے تاکہ شدید سردی کے دوران طلبہ کی صحت اور سلامتی کو یقینی بنایا جا سکے۔ڈائریکٹر اسکولی تعلیم نے مزید کہا کہ موجودہ موسمی صورت حال کو دیکھتے ہوئے یہ اقدام ضروری تھا۔محکمہ تعلیم نے تمام چیف ایجوکیشن آفیسران اور متعلقہ حکام کو ہدایت دی ہے کہ اس فیصلے پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور اس کی وسیع تشہیر کی جائے،تاکہ والدین اور طلبہ بروقت آگاہ ہوسکیں۔بتادیں کہ جموں میں شدید سردی کی لہر بدستور جاری ہے، جس کے باعث عام زندگی بری طرح متاثر ہورہی ہے۔ کڑاکے کی ٹھنڈ کے ساتھ ساتھ گھنا کوہرا بھی لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کررہا ہے۔ صبح اور شام کے اوقات میں کوہرا اس قدر گھنا ہوتا ہے کہ دس فٹ کے فاصلے پر بھی کچھ دکھائی دینا مشکل ہوجاتا ہے۔موسمیاتی مرکز سرینگر کے مطابق فی الحال سردی کی لہر کا اثر برقرار رہے گا۔ آئندہ چند دنوں میں بارش یا برفباری کے کوئی امکانات نہیں ہیں اور موسم خشک رہنے کی توقع ہے۔اس دوران پیر کی صبح جموں بھر میں سرد موسم کا راج رہا کیونکہ گھنی دھند کی وجہ سے حدنگاہ کم ہوگئی، جس سے عام زندگی اور نقل وحمل کی نقل وحرکت متاثر ہوئی۔ابتدائی اوقات کے دوران خراب مرئیت کی وجہ سے، شہر کی سڑکوں پر گاڑیوں کی آمدورفت کم رہی،معمول کی صبح کے مقابلے میں کم گاڑیاں دیکھی گئیں۔بتادیں کہ جموں میں شدید سردی کی لہر بدستور جاری ہے، جس کے باعث عام زندگی بری طرح متاثر ہورہی ہے۔ کڑاکے کی ٹھنڈ کے ساتھ ساتھ گھنا کوہرا بھی لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کررہا ہے۔صبح اور شام کے اوقات میں کوہرا اس قدر گھنا ہوتا ہے کہ دس فٹ کے فاصلے پر بھی کچھ دکھائی دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ موسمیاتی مرکز سرینگر کے مطابق فی الحال سردی کی لہر کا اثر برقرار رہے گا۔ آئندہ چند دنوں میں بارش یا برفباری کے کوئی امکانات نہیں ہیں اور موسم خشک رہنے کی توقع ہے۔اس دوران پیر کی صبح جموں بھر میں سرد موسم کا راج رہا کیونکہ گھنی دھند کی وجہ سے حدنگاہ کم ہوگئی، جس سے عام زندگی اور نقل و حمل کی نقل وحرکت متاثر ہوئی۔ ابتدائی اوقات کے دوران خراب مرئیت کی وجہ سے، شہر کی سڑکوں پر گاڑیوں کی آمدورفت کم رہی، معمول کی صبح کے مقابلے میں کم گاڑیاں دیکھی گئیں۔ ٹریفک حکام نے کہا کہ موٹرسائیکل سواروں نے احتیاط سے گاڑی چلائی کیونکہ دھند نے کئی حصوں میں خاص طور پر اہم سڑکوں اور شہر میں داخلے کے مقامات پر مرئیت کو کم کر دیا۔عہدیداروں نے بتایا کہ دھند کی وجہ سے جموں ہوائی اڈے پر فضائی ٹریفک بھی متاثر ہوئی جس کی وجہ سے طے شدہ پروازوں میں تاخیر ہوئی۔ 3 پروازیں جن میں جموں سے سری نگر، جموں سے دہلی اور جموں سے اندور سیکٹروں پر چلنے والی پروازیں پیر کی صبح گھنی دھند کی وجہ سے کم بصارت کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئیں۔ ہوائی اڈے کے حکام نے بتایا کہ آپریشن ابتدائی اوقات میں متاثر ہوئے،اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پروازوں کی نقل وحرکت کو موجودہ موسمی حالات کے مطابق ایڈجسٹ کیا گیا۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ تازہ ترین شیڈول کے لیے ایئر لائنز سے رابطہ کریں۔ ہوائی اڈے کے حکام نے بتایا کہ آپریشن ابتدائی اوقات میں متاثر ہوئے،اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پروازوں کی نقل وحرکت کو موجودہ موسمی حالات کے مطابق ایڈجسٹ کیا گیا۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ تازہ ترین شیڈول کے لیے ایئر لائنز سے رابطہ کریں۔

108

جس میں ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن کشمیر اور جموں ڈویژن کے علاوہ جوائنٹ سیکرٹریوں کے ساتھ بلائی جائے گی۔انہوں نے کہا " ہم چیئرمین سے منظوری لینے کے بجائے نتیجہ کو انتظامی منظوری دیں گے"۔ یہ اعلان جے کے بی او ایس ای کے چیئرمین کی تقرری میں تاخیر کے درمیان ہوا ہے کیونکہ یہ عہدہ پچھلے ایک سال سے خالی پڑا ہے۔انہوں نے مزید کہا" نتائج کے اعلان کے بعد،ہم بورڈ کیلئے بھی مستقل چیئرمین کا تقرر کریں گے۔"خیال رہے کہ جے کے بی او ایس ای کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ پہلی جماعت کا نتیجہ بدھ کی صبح اعلان کیا جائے گا اور اسی دن دوپہر کو 12ویں جماعت کے طلباء کے نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔

109

کہ ملاوٹ شدہ مصنوعات مقامی طور پر فراہم کی جارہی ہیں، جس سے صحت عامہ کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ لیبارٹری تجزیہ کے لیے نمونے جمع کرلیے گئے ہیں،فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کے تحت مزید قانونی کارروائی شروع کی جائے گی۔

110

ایک پولیس پارٹی نے ایک شخص کو گرفتار کیا جس کی شناخت ہلال احمد وانی ولد عبدالخالق وانی ساکنہ گھاٹ لوکنہ کے نام سے ہوئی۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضے سے 1.150 کلوگرام پوست کا بھوسا برآمد ہوا۔اسی مناسبت سے پولیس اسٹیشن پلوامہ میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/15 کے تحت ایف آئی آر نمبر 04/2026 درج کرکے مزید تفتیش شروع کی گئی ہے۔ پلوامہ پولیس منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف اپنی مسلسل مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فعال طور پر تعاون کریں اور معلومات کا اشتراک کریں تاکہ نوجوانوں اور معاشرے کو منشیات کی لعنت سے بچانے میں مدد ملے۔

111

کیا اور کہا کہ ان کی تعلیمات کو انسانیت کیلئے مثال قرار دیا۔صدر ہند نے سوامی وویکانند کو ان کی یوم پیدائش پر جو قومی یوم نوجوان کے طور پر منائی جاتی ہے اپنا عاجزانہ خراج عقیدت پیش کرتی ہوں ، وہ ایک لازوال مفکر اور روحانی رہنما تھے جنہوں نے سکھایا ہے کہ اندرونی طاقت اور انسانیت کی خدمت ایک بامعنی زندگی کی بنیاد ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے بھی سوامی وویکانند کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تعلیمات اور خدمات کو ہم بھلا نہیں سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وویکانند نے ملک کے نوجوانوں کو بھارتی علم،فلسفہ اور روحانیت کی روایت سے جوڑا اور اس سے عالمی سطح تک پہنچایا ۔انہوں نے رام کرشن مشن کے ذریعے سماجی خدمت کے اعلیٰ اقدار بھی قائم کئے۔سوامی جس کے وہ افکار اور جو مقصد کے حصول تک نہ رکے انہوں نے حب الوطنی کے جذبے کو عام کیا۔واضح رہے

The Urdu Daily WATTAN
وطن سرینگر

سردیوں کی سوغات مونگ پھلی اور چلغوزہ

نئی دہلی (ایم این این): موسم سرما لوگوں کا زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں نرم، گرم لحاف میں گھس کر خشک میووں سے لطف اندوز ہونا ہر خاص و عام کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ دفتر سے آتے جاتے، منہ سے گرم گرم بھاپ اُڑاتے، راہ چلتے ٹھیلے سے مونگ پھلی اور چلغوزے کھانا کسے پسند نہیں ہے؟ یہ خشک میوے نہ صرف جسم کو حرارت بخشتے ہیں، بلکہ اپنے اندر بہت سے غذائی فوائد بھی رکھتے ہیں، چونکہ مغزیات گرم ہوتے ہیں، اس لئے ان کو سردیوں میں ہی کھانا مفید ہوتا ہے۔ مغزیات میں مونگ پھلی اور چلغوزوں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ گرم گرم مونگ پھلی سب ہی شوق سے کھاتے ہیں۔ مونگ پھلی کو کئی طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔ بھنی ہوئی مونگ پھلی چھیل کر کھائی جاتی ہے۔ چھلی ہوئی مونگ پھلی کو نمک لگا کر بھون کر بھی کھایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کا ذائقہ دوبالا ہو جاتا ہے، لیکن بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے نمک لگی مونگ پھلی کھانا نقصان دہ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں نمک کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ بہتر ہے کہ بلڈ پریشر کے مریض اپنے معالج کے مشورے کے بغیر نمک لگی مونگ پھلی کھانے سے پرہیز کریں۔ ہارورڈ یونیورسٹی کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق اگر مونگ پھلی کو اپنی غذا میں شامل کر لیا جائے تو یہ کئی بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک ایسی صحت بخش غذا ہے، جو آپ کا وزن گھٹانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ مونگ پھلی میں موجود لحمیات کی وجہ سے اسے سرخ گوشت کا نعم البدل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ کمزور افراد کے لئے بھی مونگ پھلی مفید ہوتی ہے۔ سو گرام مونگ پھلی میں لحمیات 26.9 گرام، حرارے 559، کیلسیم 74 گرام، فولاد 19 ملی گرام، حیاتین ب (وٹامن بی) 30 ملی گرام، رائبوفلاون اور نایاسن کے علاوہ حیاتین ای (وٹامن ھ) بھی پائے جاتے ہیں۔ اس میں کولیسٹرول بالکل نہیں ہوتا۔ مونگ پھلی سرطان دور کرنے میں بھی معاون ہے۔ مونگ پھلی سستی غذا ہونے کی وجہ سے ہر طبقے کی دسترس میں رہتی ہے۔ مونگ پھلی کے مقابلے میں چلغوزے مہنگے ہوتے ہیں، کم آمدنی والے افراد کے لئے مٹھی بھر چلغوزے خریدنا بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔

کشمیری بادام کمیاب مگر صحت بخش میوہ

نئی دہلی (ایم این این): یعنی بندق یا کشمیری بادام کا درخت فرانس کے مقامی باشندوں نے دریافت کیا۔ اول اول اس کا نام Filbert تھا۔ یہ نام انگریزوں نے تبدیل کیا۔ یہ درخت 80 برس کی طبعی عمر پاتا ہے۔ 20 سے 40 فٹ بلندی قامت کا یہ پیڑ اب سے کئی برس پہلے ترکی میں پروان چڑھا اور آج ترکی دنیا کی 75 فیصد پیداوار مہیا کر کے اولین پیداواری سلطنت بن چکا یورپی ملکوں میں زمانہ قدیم سے اس کا درخت شادمانی کی علامت تصور کیا جاتا تھا۔ وہ اس کے درخت کی لکڑی سے شادی بیاہ کی تقریبات کے لئے فرنیچر بنایا کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ خوشحالی اور محبت کے جذبوں کو پروان چڑھانے کے لئے اسی خوش بخت پھل کے درخت کو کام میں لانا چاہئے چنانچہ وہ ہر شادی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بندق یا کشمیری بادام کے درخت کی لکڑی سے آرائش مکمل کیا کرتے تھے۔ یہ اخروٹ کے خاندان کا گری دار میوہ ہے۔ یونان میں کشمیری بادام کے اس درخت کی چھال سے مختلف ادویات تیار کی جاتی تھیں۔ کھانسی، نزلہ، بخار اور بینائی کے مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے تھے۔ علاوہ ازیں وہ بے اولاد جوڑوں کے علاج معالجے میں اس پھل کی گری استعمال کرتے تھے۔ طبی خواص بادام کے ساتھ ساتھ بندق کشمیری بادام میں بھی وٹامن E بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس میں مونو ان سیچوریٹڈ فیٹ جسم میں تحلیل ہو کر کولیسٹرول کی سطح کو متوازن رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ اچھی چکنائی ہے جو قطعی مضر صحت نہیں۔ اس میں پروٹین کی مقدار 15-20 فیصد اور 10 فیصد پانی موجود ہے۔ وٹامن B1 (تھیامین) B2 (ریبوفلیون) B3 (نیاسین) B5 (پینٹوتھینک ایسڈ) B6 اور B9 فولک ایسڈ پر مشتمل یہ گری دار میوہ دنیا کے کچھ خطوں میں جڑی بوٹی کہلاتا ہے۔ تاہم کچھ بھی ہو اگر غذائی خاصیت ہمارے لئے مفید ہے تو استعمال میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ وٹامن B1 پانی میں حل ہونے والا وٹامن ہے۔ یہ جگر میں جمع نہیں ہوتا اس کی کمی سے Beri Beri جیسی بیماری ہو جاتی ہے۔

پیدل چلیں۔ ذیابیطس کے امکانات کم کریں

عام لوگوں کا روزانہ زیادہ قدم چلنا ان کے ذیابیطس میں مبتلا ہونے کے امکانات کم کرتا ہے

نئی دہلی (ایم این این): کہ عام لوگوں کا روزانہ زیادہ قدم چلنا ان کے ذیابیطس میں مبتلا ہونے کے امکانات کم کرتا ہے۔ امریکی ریاست ٹینیسی کے شہر نیش ول میں قائم ایک تحقیقی ادارے کے ڈاکٹر اینڈ ریو پیری کے مطابق سائنس دانوں نے جسمانی سرگرمی اور ٹائپ 2 ذیابیطس کے درمیان تعلق کی تحقیقات کیں۔ اس تحقیق میں محققین نے شرکاء کو برقی آلات پہنا کر اس سے اکٹھا ہونے والے ڈیٹا کا استعمال کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ تحقیق میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو زیادہ وقت کسی نہ کسی جسمانی سرگرمی میں صرف کرتے ہیں ان کے ٹائپ 2 ذیابیطس میں مبتلا ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ مطالعے میں سامنے آنے والا ڈیٹا ذیابیطس کے خطرات میں کمی کے لئے روزانہ جسمانی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس تحقیق میں نیشنل انسٹیٹیوٹس آف ہیلتھ کے 2010ء سے 2021ء کے درمیان آل آف اس ریسرچ پروگرام میں شامل 5600 افراد شریک ہوئے جن میں 75 فیصد خواتین تھیں۔ اس تحقیقی پروگرام کا مقصد 10 لاکھ سے زائد افراد کا اندراج کر کے اور کئی سالوں تک ان کا ڈیٹا اکٹھا کر کے انفرادی صحت کو بہتر کرنا ہے۔ چار سال سے زائد عرصے میں محققین کے سامنے 97 نئے ذیابیطس کیسز سامنے آئے۔ تحقیق میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو روزانہ اوسطاً 10 ہزار 700 قدم (8 کلومیٹرز سے تھوڑا زیادہ فاصلہ) چلتے تھے ان میں 6000 قدم چلنے والوں کی نسبت ذیابیطس کے امکانات 44 فیصد کم تھے۔ یہ تحقیق حال ہی میں جرنل آف کلینیکل اینڈ وکرِنولوجی اینڈ میٹابولزم میں شائع ہوئی ہے

گردوں کا مرض

نئی دہلی (ایم این این): سے زائد آبادی گردوں کے امراض میں مبتلا ہے جبکہ پاکستان کا آٹھواں نمبر ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق پاکستان میں گردوں کے امراض کا تناسب کا سب سے زیادہ پھیلاؤ 21.2 فیصد ہیگردے ہمارے جسم کے ضروری اعضاء ہیں جو بہت سے اہم کام انجام دیتے ہیں، جن میں خون کو فلٹر کرنا، فضلہ اور اضافی سیالوں کو نکالنا، بلڈ پریشر کو منظم کرنا، ہارمونز پیدا کرنا اور معدنیات اور الیکٹرولائٹس کو متوازن کرنا شامل ہیں۔ تاہم گردوں کی بیماریاں دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو متاثر کرتی ہیں۔ گردوں کی صحت کی اہمیت اور گردے کی بیماری کے اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لئے انٹرنیشنل سوسائٹی آف نیفرولوجی (ISN) ہر سال ورلڈ کڈنی ڈے کا اہتمام کرتی ہے۔ گردوں کے عالمی دن کا بنیادی مقصد گردے کی صحت کے بارے میں شعور اجاگر کرنا اور لوگوں کو گردے کی بیماری سے بچاؤ کے لئے فعال اقدامات کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ یہ شعبہ طب سے وابستہ افراد، متاثرہ مریضوں، پالیسی سازوں اور عوام کے لئے ایک پلیٹ فارم بھی پیش کرتا ہے تاکہ وہ گردے کی صحت پر بات چیت اور اپنے تجربات اور معلومات کا باہمی تبادلہ کریں۔ اس سال کا تھیم گردوں کی صحت سب کے لئے اور گردوں کی بیماری کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی گزارنا ہے جو مریضوں کو ان کی حالت کو سنبھالنے اور مکمل زندگی گزارنے کے لئے بااختیار بنانے پر مرکوز ہے۔ گردوں کے امراض میں پاکستان کا آٹھواں نمبر ایک لمحہ فکریہ ہے، اس کے لئے عوامی شعور دآگاہی اور علاج ناگزیر ہیں۔ گردے کی بیماری کا عالمی بوجھ: گردے کی بیماری ایک اہم عالمی صحت کا مسئلہ ہے جو ہر عمر اور نسل کے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ گلوبل برڈن آف ڈیزیز (GBD) کی رپورٹ کے مطابق دائمی گردے کی بیماری (CKD) عالمی سطح پر موت کی 12 ویں بڑی وجہ ہے، جس میں 2019ء میں 1.3 ملین اموات ہوئیں۔ تحقیق میں یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ گردوں کے دائمی امراض کے پھیلاؤ میں 1990ء سے 29.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں گردوں کے دائمی امراض سے لے کر امراض کے آخری سٹیج کے کینسر میں بھی حالیہ برسوں میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ 2019ء میں دنیا بھر میں تقریباً 1.4 ملین افراد گردوں کے دائمی عارضہ کی وجہ سے وقت سے پہلے موت کا شکار ہوئے۔ گردے کی بیماری کے لئے احتیاطی تدابیر: گردے کی بیماری کی روک تھام میں صحت مند طرز زندگی کو اپنانا اور صحت کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ درج ذیل احتیاطی تدابیر گردے کی صحت کو فروغ دینے میں مدد کر سکتی ہیں۔ صحت مند وزن برقرار رکھیں: متوازن خوراک اور باقاعدہ ورزش کے ذریعے صحت مند وزن کو برقرار رکھنے سے ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے، جو گردوں کے دائمی مرض کی بنیادی وجوہات میں سے ہے۔

آنکھیں سرخ ہونے کی وجہ کیا ہے

نئی دہلی (ایم این این): انتہائی اہم لیکن حساس اور نازک حصہ ہے اکثر اوقات آنکھیں سرخی مائل ہو جاتی ہیں جس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ دراصل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے معمولات زندگی بدل گئے ہیں۔ دیر تک جاگنا۔ پہلے صرف ٹی وی تھا اب ڈیجیٹل میڈیا کے دور میں ہر انسان کے ہاتھ میں موبائل نے اسکرین ٹائم بڑھا دیا ہے اور کام یا تفریحاً کمپیوٹر یا موبائل فون پر ہر وقت نظریں جمے رہنے سے آنکھوں سے متعلق امراض سامنے آ رہے ہیں۔ آنکھوں سے متعلق سب سے بڑا مسئلہ جو تقریباً ہر شخص کو درپیش رہتا ہے وہ آنکھوں کا سرخ ہو جانا ہے جو عموماً آنکھ میں گرد یا دھواں جانے کے باعث بھی ہوتا ہے لیکن یہ کسی بینائی سے جڑی کسی بیماری کا پیش خیمہ بھی ہو سکتا ہے۔ ماہرین امراض چشم کہتے ہیں کہ آنکھوں کا سرخ ہونا یا انفیکشن ہونا اب عام ہو گیا ہے اور ہر دسواں شخص اس سے متاثر ہے جس کی بڑی وجہ تو ہمارا طرز زندگی اور بے احتیاطیں ہی ہیں لیکن کبھی یہ کسی انفیکشن کے سبب بھی ہو سکتا ہے۔ آنکھوں کا لال ہونا اکثر افراد نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن اگر آنکھیں سرخ ہو جائیں اور اس میں جلن ہونے کے ساتھ زرد رنگ کا پانی بھی نکلنے لگے تو یہ بینائی سے جڑے کسی بیماری کا سبب بھی ہو سکتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے بجائے فوری طور پر کسی ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کووڈ یعنی کورونا جو عام طور پر دل اور پھیپھڑوں کے انفیکشن سے منسلک ہے لیکن اس کی وجہ سے آنکھوں میں بھی انفیکشن ہو سکتا ہے کووڈ 19 آنکھوں سے داخل ہو کر آنکھ کے پیچھے دماغ تک جا سکتا ہے آنکھوں کا لال ہونا کووڈ کا سائیڈ افیکٹ بھی ہو سکتا ہے۔ آنکھیں کئی بار الرجی کے باعث بھی سرخ ہو جاتی ہیں۔ ماہر ڈاکٹر اس کا علاج اچھے آئی ڈراپ کے ذریعے تجویز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلیفرائٹس آنکھوں کی ایک بیماری ہے یہ بیماری بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کئی بار غلط یا ایکسپائر بیوٹی پروڈکٹ کے استعمال سے بھی بلیفرائٹس ہوتا ہے بلیفرائٹس کی وجہ سے آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔

ناریل پانی کے حیرت انگیز فائدے

ناریل پانی کو آپ اپنی روزانہ کی غذاؤں میں شامل کر لیں، تاکہ آپ اس کے فوائد سے مستفیض ہو سکیں

نئی دہلی (ایم این این): وہ رس ہے، جو قدرتی طور پر ناریل کے اندر پایا جاتا ہے، لیکن اسے ناریل کے دودھ کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، اس لئے کہ یہ دراصل پانی ہی ہوتا ہے، لیکن اس میں چند غذائیت بخش اجزاء اور برق پاشے (Electrolytes)، یعنی معدنیات (منرلز) بھی شامل ہوتے ہیں۔ جس طرح گائے کے دودھ میں پانی ملانے سے قدرے پتلا دودھ بنا لیا جاتا ہے، اسی طرح ناریل کے سفید گودے میں پانی ملانے سے ناریل کا دودھ تیار کر لیا جاتا ہے۔

یہ دودھ قدرے گاڑھا ہوتا ہے اور اس میں چکنائی اور حرارے (کیلوریز) بھی زیادہ ہوتے ہیں، جب کہ ایک پیالی ناریل پانی میں یہ مفید صحت اجزاء پائے جاتے ہیں: حرارے 49، نشاستے (کاربوہائیڈریٹس) 12 گرام، شکر 11 گرام، کیلسیم 60 گرام، پوٹاشیم 559 ملی گرام اور سوڈیم 34 ملی گرام۔

اپنی شہرت وافادیت کی وجہ سے ناریل پانی تقریباً بڑے اسٹوروں پر مناسب قیمت پر بہ آسانی دستیاب ہوتا ہے۔

آپ جب چاہیں ناریل پانی خرید سکتے ہیں۔ اگر آپ روزانہ مطالعہ کرنے کے عادی ہیں تو آپ نے یقیناً ناریل پانی کے فوائد بھی پڑھے ہوں گے اور یہ بھی پڑھا ہوگا کہ اس گرم ممالک کے مشروب کو اپنی روزانہ کی غذاؤں میں شامل کرنے سے بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کے جسم میں پانی کی کمی نہیں ہوتی۔ ناریل پانی کو اکثر ناریل کے دودھ سے حتیٰ کہ ناریل کے تیل کے ساتھ خلط ملط کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ ساری مختلف قسم کی مصنوعات ہیں۔

ناریل کے دودھ کا تعلق پکے ہوئے ناریلوں سے ہوتا ہے، جب کہ ناریل پانی کچے ناریلوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ناریل کے دودھ میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں ناریل پانی میں بالکل چکنائی نہیں ہوتی۔ یہ چکنائی اور کولیسٹرول سے بالکل پاک ہوتا ہے، البتہ کیلوں کی نسبت اس میں پوٹاشیم زیادہ ہوتا ہے۔ جسم کو اندر سے سیراب کرنے میں ناریل پانی بہت مفید ہے، اس لئے کہ اس میں معدنیات زیادہ ہوتی ہیں۔

جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اسپورٹس ڈرنکس (مشروبات) کی نسبت ناریل پانی قدرتی طور پر زیادہ موثر ثابت ہے۔ اسپورٹس ڈرنکس میں شکر اور مصنوعی اجزاء کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ناریل پانی کے ایک گلاس میں 44 حرارے اور 96ء گرام قدرتی شکر پائی جاتی ہے۔ ذیل میں ناریل پانی کے حیرت انگیز فائدے درج کیے جا رہے ہیں، جن سے ناریل پانی کی اہمیت وافادیت ظاہر ہوتی ہے:

پانی کی کمی دور کرتا ہے

ناریل پانی میں قدرتی طور پر جسم میں پانی کی کمی دور کرنے اور امراض سے بچانے والی حیرت انگیز خاصیتیں پائی جاتی ہیں، جن کی وجہ سے یہ زیادہ جانا پہچانا جاتا ہے۔

یہ خاصیتیں اس میں موجود معدنیات کے باعث ہیں۔ ان معدنیات میں سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیزیم شامل ہیں۔ یہ معدنیات روزانہ خرچ ہونے والی توانائی کو بحال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ آپ کے جسم میں پانی کی کمی نہیں ہونے دیتی ہے۔ اس کے علاوہ پٹھوں کے کھچاؤ کو بھی قابو میں کر لیتی ہے۔ دھوپ میں بہت زیادہ دیر تک کام کرنے سے، شدید بیماری سے اور سخت ورزش کرنے سے جسم میں جو پانی کی کمی ہو جاتی ہے، اُسے دور کرنے کے لئے ناریل پانی بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

ناریل پانی میں معدنیات زیادہ ہوتی ہے۔ ان کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب آپ بخار میں مبتلا ہوتے ہیں یا آپ کو پیشاب بہت زیادہ آتا ہے تو آپ کے جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے، لہٰذا آپ اس کمی کو دور کرنے کے لئے پانی زیادہ پیتے ہیں، لیکن اگر یہ مسلسل رہے تو پھر آپ کا معالج آپ کو ہدایت کرتا ہے کہ آپ پانی زیادہ پئیں اور اپنے جسم میں معدنیات کا اضافہ کریں۔

چنانچہ اس ضمن میں ناریل پانی بہت کارگر ثابت ہوتا ہے، کیونکہ عام پانی کے مقابلے میں ناریل پانی میں معدنیات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ برق پاش معدنیات اعصابی نظام، عضلات اور پورے جسم کو بہتر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پٹھوں کے کھچاؤ کو دور کرنے میں بھی یہ معدنیات مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جسم میں نمکیات اور تیزابیت میں توازن بھی قائم رکھتی ہے۔

ہضم کے نظام کو بہتر کرتا ہے

دن بھر میں آٹھ گلاس پانی پینے سے آپ کے ہضم کا نظام درست رہتا ہے اور غذائی اجزاء بھی بہ آسانی جسم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ناریل پانی تازگی بخش اور مفید صحت مشروب ہے، اس لئے کہ اس میں ریشے اور میگنیزیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، جو صحت پر اچھے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اچھے ہاضمے کے لئے ریشہ بہت مفید وضروری جزو ہے، کیونکہ یہ جسم سے فاضل مادوں کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔

میگنیزیم جسم کے پٹھوں کو آرام دیتا ہے، یہ اکثر خمیسے کی شکل میں کھایا جاتا ہے، جس سے قبض ختم ہو جاتا ہے۔

جلد کو خوبصورت کرتا ہے

جسم میں پانی کی مقدار مناسب رہنے سے عضلات اور جلد پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔ عام پانی کی طرح ناریل پانی کی بھی اپنی اہمیت وافادیت ہے، کیونکہ اس میں صحت بخش اجزاء پائے جاتے ہیں۔ 100 گرام ناریل پانی میں تقریباً 10 ملی گرام حیاتین ج (وٹامن سی) ہوتی ہیں۔

حیاتین ج، کولاجن Collagen ایک ریشے دار مادہ، جو جلد کو جھریوں سے بچاتا ہے) کی پیداوار میں مدد کرتا ہے۔ یہ مادہ جلد پر نمودار ہونے والی لائنوں اور جھریوں کو کم کر دیتا ہے۔ ناریل پانی میں حیاتین ج کے علاوہ حیاتین ب (وٹامن بی) بھی ہوتی ہے، جو جلد کی صحت کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ناریل پانی نہ صرف جسم کو سیراب کرتا ہے،

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

ایلیٹ پینل کے بنگلہ دیشی شرف الدولہ بطور ٹی وی امپائر ہندوستان میں موجود

نئی دہلی (ایم این این): بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے آئی سی سی کے ایلیٹ پینل کے پہلے امپائر شرف الدولہ ابن شاہد کی ہندوستان میں موجودگی کرکٹ حلقوں میں توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے، جہاں وہ ایک اہم سیریز کے دوران بطور ٹی وی امپائر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی امپائر کی ہندوستان میں موجودگی پر اٹھنے والے سوالات کے جواب میں بی سی بی کے امپائرنگ ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین افتخار رحمان نے واضح کیا ہے کہ شرف الدولہ سیکت آئی سی سی کے ایلیٹ پینل کے امپائر ہیں اور ان کا براہِ راست معاہدہ آئی سی سی کے ساتھ ہے۔ افتخار رحمان کے مطابق، سیکت کو کسی انٹرنیشنل اسائنمنٹ پر جانے کے لیے بی سی بی سے باقاعدہ این او سی (این او سی) کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ آئی سی سی کے ساتھ ان کا کنٹریکٹ انہیں خود بخود چھٹی پر جانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ معاملہ اس لیے اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ بنگلہ دیشی بورڈ نے حال ہی میں مستفیض الرحمان کے آئی پی ایل ریلیز تنازع کے بعد سیکوریٹی خدشات کا اظہار کرتے ہوئے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کے لیے ہندوستان جانے پر ہچکچاہٹ ظاہر کی تھی۔ اتوار کو وڈودرا میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان پہلے ون ڈے میں شرف الدولہ سیکت کو ٹی وی امپائر کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے دیکھا گیا۔ توقع ظاہر کی جارہی ہے کہ شرف الدولہ سیکت اور غازی سہیل ہندوستان اور سری لنکا میں منعقد ہونے والے آئی سی سی ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں بھی میچ آفیشلز کے طور پر ذمہ داریاں نبھائیں گے۔ وہ فی الحال بی سی بی کے امپائرز ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ بھی ہیں، تاہم آئی سی سی کے اسائمنٹس کے دوران وہ بورڈ کی ذمہ داریوں سے آزاد ہوتے ہیں۔ بی پی ایل چٹاگانگ رائلز نے ہاری ہوئی بازی جیت لی بنگلہ دیش پریمیر لیگ (بی پی ایل) کے سنسنی خیز مقابلے میں پاکستانی نوجوان بیٹر حسن نواز نے اپنی اعصاب شکن بیٹنگ کے ذریعے چٹاگانگ رائلز کو ہاری ہوئی بازی جتوادی۔

کھیلو انڈیا بیچ گیمز ۲۰۲۶ء کا اختتام، ۱۱ تمغوں کے ساتھ کرناٹک چمپئن بنا

نئی دہلی (ایم این این): کرناٹک کی اشمیتا چندرا اور دھرو پدرام کرشنن نے سنیچر کو یہاں گھوگھلا بیچ پر منعقدہ کھیلو انڈیا بیچ گیمز ۲۰۲۶ء میں بالترتیب خواتین اور مردوں کی ۵ کلومیٹر اوپن واٹر سوئمنگ مقابلوں میں طلائی تمغہ جیت کر اپنی ریاست کو میڈل ٹیبل میں سرفہرست پہنچا دیا۔ کھیلو انڈیا بیچ گیمز کا انعقاد مرکز کے زیر انتظام علاقے دادرا و نگر حویلی اور دمن و دیو کے انتظامیہ کی جانب سے کیا گیا جبکہ مقابلے اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (سائی) اور متعلقہ قومی کھیل فیڈریشنز کی تکنیکی نگرانی میں مکمل ہوئے۔ کھیلو انڈیا بیچ گیمز کے دوسرے ایڈیشن میں ۱۱۰۰ سے زائد کھلاڑیوں نے ۸ کھیلوں۔ والی بال، سوکر، سیپک ٹکرا، کبڈی، پینچک سیلاٹ، اوپن واٹر سوئمنگ، مل کھمب اور رسہ کشی میں حصہ لیا۔

انڈر 19 ورلڈ کپ: وارم اَپ میچ میں ہندوستان نے اسکاٹ لینڈ کو بہ آسانی ہرادیا

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان نے آئی سی سی انڈر ۱۹ مینس کرکٹ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء سے قبل ایک وارم اَپ میچ میں ڈی ایل ایس طریقہ کے ذریعے اسکاٹ لینڈ کو ۱۲۱ رنوں سے شکست دی۔ یہ میچ سنیچر کو کھیلا گیا۔ میچ کے ہیرو ۱۴ سالہ ویبھو سوریہ ونشی تھے۔ انہوں نے صرف ۵۰ گیندوں پر ۹۶ رن کی شاندار اننگز کھیلی۔ اس اننگز میں انہوں نے ۹ چوکے اور ۷ چھکے لگائے۔ ویبھو سنچری سے صرف چار رن دور رہ گئے۔ ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے مقررہ ۵۰ اوورں میں ۸ وکٹ پر ۳۷۴ رن بنائے۔ بارش کے باعث اسکاٹ لینڈ کو ۳۴ اوورز میں ۲۳۳ رن کا ہدف دیا گیا۔ جواب میں اسکاٹ لینڈ کی ٹیم ۹ وکٹوں پر ۱۱۲ رن ہی بنا سکی۔ سوریہ ونشی کے علاوہ تین دیگر بلے بازوں نے نصف سنچریاں بنائیں۔ ویبھو سوریہ ونشی کے علاوہ اس میچ میں ویہان ملہوترا نے ۷۷، ایرن جارج نے ۶۱ اور ابھگیان کنڈو نے ۵۵ رن بنائے۔ اس دوران کھیلان پٹیل نے ۴ رن کے عوض ۳ وکٹیں اور وِیش دریوچندرن نے ۱۴ رن کے عوض ۳ وکٹیں حاصل کیں۔ تنزانیہ نے جاپان کو ۱۸ رن سے شکست دیا پہلے انڈر ۱۹ ورلڈ کپ سے پہلے تنزانیہ نے جاپان کو ۱۸ رن (ڈی ایل ایس) سے شکست دے کر ایک مضبوط پیغام دیا۔ ٹیم کے کپتان لکش بکرانیا نے آل راونڈ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناٹ آوٹ ۳۵ رن بنائے اور گیند کے ساتھ ۲ وکٹ لئے۔ تنزانیہ ۷۱ رن پر ۳ وکٹیں گنوانے کے بعد ایک موقع پر دباو میں تھا لیکن اس نے شاندار واپسی کرتے ہوئے ۹ وکٹوں پر ۲۰۳ کا قابلِ احترام اسکور بنالیا۔ کریم کسیلو نے ۳۴ اور آگسٹین موامیلے نے ۳۲ رن بنائے۔ جواب میں جاپان، نظرثانی شدہ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے، تنزانیہ کے باؤلنگ اٹیک کا مقابلہ نہ کرسکا اور صرف ۵۴ رن پر ڈھیر ہوگیا۔ ادھر امریکہ اور زمبابوے، ویسٹ انڈیز اور آئرلینڈ، بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان میچ بارش کے باعث منسوخ کردیے گئے۔

ہرمن پریت کور کی قائدانہ بلے بازی، ممبئی کی دہلی پر فتح

نئی دہلی (ایم این این): ممبئی انڈینس کی خاتون ٹیم نے کپتان ہرمن پریت کور (ناٹ آوٹ ۷۴) اور نیٹ سیور برنٹ (۷۰) کی شاندار بلے بازی کے بعد نیکولا کیری (۳ وکٹ) اور امیلیا کیر (۳ وکٹ) کی خطرناک گیند بازی کی بدولت سنیچر کو ویمنس انڈین پریمیر لیگ (ڈبلیو پی ایل) کے تیسرے مقابلے میں دہلی کیپٹل کو ۵۰ رن سے شکست دے دی۔ ممبئی کی جانب سے نکولا کیری اور امیلیا کیر نے تین تین وکٹیں حاصل کیں۔ نیٹ برنٹ نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ شبنم اسماعیل اور سنسکرت گپتا نے ایک ایک وکٹ حاصل کیا۔ ۱۹۶ رن کے ہدف کے تعاقب میں دہلی ویمنس کی شروعات نہایت مایوس کن رہی اور ٹیم نے پاور پلے کے اندر ہی چار اہم وکٹیں گنوادیں۔ اوپنرز لزیل لی اور شیفالی ورما جلد پویلین لوٹ گئیں جس کے بعد مڈل آرڈر بھی دباو نہ سنبھال سکا۔ چوتھے اوور میں نیٹ سیور۔ برنٹ نے لزیل لی کو آوٹ کر کے پہلی کامیابی دلائی جبکہ اگلے ہی اوور میں نیکولا کیری نے شیفالی ورما اور لورا وولوارٹ کو بولڈ کر کے دہلی کی بیٹنگ کی کمر توڑ دی۔ پاور پلے کے دوران جمیما روڈریگز بھی صرف ایک رن بنا کر آوٹ ہو گئیں۔ یوں ۱۹۶ رن کے تعاقب میں دہلی کیپٹل وومین کی ٹیم ابتدا ہی میں مشکلات کا شکار نظر آئی۔ ممبئی کی جانب سے نیکولا کیری نے دو وکٹیں حاصل کیں، جبکہ شبنم اسماعیل اور نیٹ سیور۔ برنٹ نے ایک ایک کھلاڑی کو آوٹ کر کے دباو مزید بڑھادیا۔ بعد ازاں ساتویں اوور میں ماریزان کیپ کا وکٹ بھی گر گیا جس کے ساتھ ہی ممبئی انڈینس نے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ دہلی کیپٹل ۱۲ ویں اوور میں چھٹا نقصان اٹھانا پڑا، جب امیلیا کیر نے نکی پرساد کو بولڈ کر دیا۔ نکی پرساد نے ۱۸ گیندوں پر ۱۲ رن بنائے اور چینیل ہینری کے ساتھ ۴۰ رن کی شراکت قائم کی۔ ۱۴ ویں اوور میں چینیل ہینری کا باونڈری پر نیکولا کیری سے کیچ چھوٹا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اگلی ہی گیند پر ہینری نے چھکا جڑ کر ٹیم کا اسکور ۱۰۰ تک پہنچا دیا۔ تاہم یہ مزاحمت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ ۱۵ ویں اوور میں نیٹ سیور۔ برنٹ نے اسنیہا رانا کو مڈ آف پر کیچ کروادیا جبکہ ۱۸ ویں اوور میں امیلیا کیر نے چینیل ہینری (۵۶) اور منو منی (۷) کو آوٹ کر کے دہلی کی اننگز کا خاتمہ تقریباً یقینی بنا دیا۔ یوں ممبئی انڈینس کی شاندار گیند بازی کے سامنے دہلی کی بیٹنگ دباو میں آ کر بکھر گئی۔ سنسکرت گپتا نے ۱۹ ویں اوور میں نندنی شرما کو کیچ دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی دہلی کی ٹیم ۱۴۵ رن پر آل آوٹ ہوگئی۔ ممبئی نے یہ میچ ۵۰ رن سے جیت لیا۔ اس سے قبل یہاں دہلی نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے اتری ممبئی انڈینس کی شروعات اچھی نہ رہی اور ٹیم نے دوسرے ہی اوور میں افتتاحی بلے باز امیلیا کیر کا وکٹ گنوا دیا۔ ممبئی کا دوسرا وکٹ جی کمالینی (۱۶) کے طور پر گرا۔ ۱۵ ویں اوور میں شری چارنی نے نیٹ اسکوائر برنٹ کو آوٹ کر کے ممبئی کو تیسرا جھٹکا دیا۔ نیٹ سیور برنٹ نے ۴۶ گیندوں پر ۱۳ چوکوں کی مدد سے ۷۰ رن بنائے۔ نکولا کیری ۱۲ رن بنا کر آوٹ ہوئیں۔ ممبئی انڈینس نے مقررہ ۲۰ اوور میں ۴ وکٹ کے نقصان پر ۱۹۵ رن بنائے۔ کپتان ہرمن پریت کور نے ۴۲ گیندوں پر ۸ چوکے اور ۳ چھکے لگا کر ناٹ آوٹ ۷۴ رن کی شاندار اننگز کھیلی۔ دہلی کیپٹل کی جانب سے نندنی شرما نے دو وکٹ حاصل کیے، جبکہ شری چارنی اور شیلین ہینری نے ایک، ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔ اپنا پہلا میچ کھیلنے والی دہلی کی نندنی شرما نے گیند بازی میں عمدہ کارکردگی دکھاتے ہوئے ۲ وکٹ حاصل کئے۔

سائیڈ اسٹرین کے باعث پنت ون ڈے سیریز سے باہر، دھرو جوریل ٹیم میں شامل

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اسٹار وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت انجری کے باعث نیوزی لینڈ کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی کرکٹ بورڈ نے ان کی جگہ نوجوان ٹیلنٹ دھرو جوریل کو اسکواڈ میں شامل کر لیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق رشبھ پنت کو وڈودرا میں پریکٹس سیشن کے دوران پسلیوں کے دائیں جانب اچانک شدید درد محسوس ہوا۔ ایم آر آئی (ایم آر آئی) اسکین کے بعد طبی ماہرین نے سائیڈ اسٹرین (StrainSide) کی تصدیق کی ہے۔ بی سی سی آئی کے میڈیکل پینل نے انہیں مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے، جس کے باعث وہ ون ڈے سیریز سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ وکٹ کیپر رشبھ پنت کی جگہ اسکواڈ میں شامل ہونے والے دھرو جوریل بہترین فارم میں ہیں۔ انہوں نے وجے ہزارے ٹرافی کی حالیہ سات اننگز میں دو سنچریاں اور چھ نصف سنچریاں اسکور کی ہیں۔ دھرو جوریل پہلے ہی وڈودرا میں ٹیم کو جوائن کر چکے ہیں۔ اگرچہ پنت کی کمی محسوس کی جائے گی، تاہم ٹیم کا توازن برقرار رہنے کی امید ہے کیونکہ کے ایل راہل پہلے ہی ون ڈے فارمیٹ میں باقاعدہ وکٹ کیپر کے طور پر ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے خلاف یہ سیریز ہندوستان اور سری لنکا میں شیڈول ٹی ۲۰ ورلڈ کپ (فروری۔مارچ ۲۰۲۶ء) کی تیاریوں کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہ بھی پڑھئے: یش کی فلم ''ٹوکسک'' کے ٹیزر نے ۲۴ گھنٹوں میں ۲۰۰ ملین ویوز کو عبور کرلیا چین کی اسٹار اسکیٹر لی فینگ ہوئی نے امریکہ کے شہر ایسپن (Aspen) میں منعقدہ فیس فری اسکی ہاف پائپ ورلڈ کپ میں شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے خواتین کا ٹائٹل اپنے نام کرلیا ہے۔

وراٹ کوہلی کا عالمی ریکارڈ: بین الاقوامی کرکٹ میں تیز ترین ۲۸ ہزار رنز بنائے

نئی دہلی (ایم این این): وراٹ کوہلی نے بین الاقوامی کرکٹ میں عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی کرکٹ میں اپنے ۲۸ ہزار رنز مکمل کر لیے ہیں۔ وراٹ نے بین الاقوامی کرکٹ میں اس سنگ میل تک پہنچنے کے لیے سچن تیندولکر کا تیز ترین اننگز کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ انہوں نے یہ کارنامہ بین الاقوامی کرکٹ میں انجام دیا۔ انہوں نے ایک چوکے کی مدد سے ۲۸ ہزار رنز مکمل کیے۔ کوہلی کو اس سنگ میل تک پہنچنے کے لیے ۲۵ رنز درکار تھے۔ کوہلی بین الاقوامی کرکٹ میں یہ کارنامہ انجام دینے والے دنیا کے تیسرے کرکٹر بن گئے۔ اس سے قبل سچن تیندولکر اور سری لنکا کے لیجنڈری وکٹ کیپر کمار سنگاکارا نے یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔ کوہلی نے یہ ریکارڈ نیوزی لینڈ کے خلاف وڈودرا ون ڈے میں اپنے نام کیا۔ انہوں نے اپنی ۶۲۴ ویں اننگز میں ۲۸ ہزار بین الاقوامی رنز مکمل کرلیے۔ وہ بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے کم اننگز میں اتنے رنز بنانے والے بلے باز بن گئے۔ سچن تیندولکر نے ۶۴۴ اننگز میں اپنے ۲۸ ہزار رنز مکمل کیے تھے جبکہ کمار سنگاکارا نے ۶۶۶ اننگز میں ۲۸ ہزار رنز بنائے تھے۔ وراٹ نے بین الاقوامی کرکٹ میں ۸۴ سنچریاں اسکور کی ہیں۔ نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کے پہلے ون ڈے سے قبل کوہلی نے ۵۵۶ بین الاقوامی میچوں کی ۶۲۳ اننگز میں ۸۵۔۵۲ کے اوسط سے ۲۷۹۷۵ رنز بنائے تھے۔ اس دوران انہوں نے ۸۴ سنچریاں اور ۱۴۵ نصف سنچریاں بھی بنائیں۔ کوہلی اب تک بین الاقوامی کرکٹ میں ۴۰ بار صفر پر آوٹ ہو چکے ہیں۔ وراٹ نے سنگاکارا کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اس حوالے سے سب سے زیادہ رنز بنانے والے دوسرے بلے باز بن گئے۔ کوہلی نے اپنے ٹیسٹ کریئر میں ۱۲۳ ٹیسٹ میچوں میں ۹۲۳۰ اور ۱۲۵ ٹی ۲۰ انٹرنیشنل میچوں میں ۴۱۸۸ رنز بنائے۔ بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والوں کی فہرست میں صرف ایک بلے باز ان سے آگے ہیں کہ سچن تیندولکر ہیں۔ وراٹ کوہلی نے ۴۲ رنز بنا کر سنگاکارا کے ۲۸۰۱۶ رنز کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا اور بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے دوسرے کھلاڑی بن گئے۔

ٹی 20 ورلڈ کپ: پاکستان کا بنگلہ دیش کے میچز کی میزبانی کے لیے گرین سگنل

نئی دہلی (ایم این این): پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے تناظر میں ایک بڑا سفارتی اور انتظامی قدم اٹھاتے ہوئے بنگلہ دیش کے میچز کی میزبانی کی پیشکش کر دی ہے۔ ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے لیے بنگلہ دیشی ٹیم کے ہندوستان جانے سے انکار کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے خلاپُر کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔ پی سی بی ذرائع کے مطابق اگر بنگلہ دیش اپنے میچ ہندوستان میں نہیں کھیلنا چاہتا، تو پاکستان ان مقابلوں کی میزبانی کے لیے مکمل تیار ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کے انعقاد کے لیے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ بورڈ کے مطابق پاکستان کامیابی کے ساتھ چیمپئن ٹرافی اور آئی سی سی ویمن کوالیفائرز جیسے بڑے ایونٹس کی میزبانی کر چکا ہے۔ اگر سری لنکا میں وینیوز کی دستیابی کا مسئلہ ہے تو پاکستان کے تمام اسٹیڈیمز عالمی معیار کے میچز کرانے کے لیے دستیاب ہیں۔ یاد رہے کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے سیکوریٹی خدشات کی بنا پر اپنی ٹیم ہندوستان بھیجنے سے معذرت کی ہے۔ بنگلہ دیشی حکام نے واضح کیا ہے کہ وہ ہندوستان کی سرزمین پر ٹیم کی حفاظت کے حوالے سے مطمئن نہیں ہیں اور اس حوالے سے آئی سی سی کو اپنے تحفظات سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ کرکٹ کی عالمی تنظیم (آئی سی سی) کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے

پالیس جین کا ڈبل دھمال، مکسڈ ڈبلز خطاب پر قبضہ اور مردوں کے سنگلز کے فائنل میں پیشقدمی

بڑودہ میں جاری ڈبلیو ٹی ٹی فیڈر سیریز ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کے ابھرتے ہوئے ٹیبل ٹینس اسٹار پالیس جین کی حکمرانی برقرار ہے۔ اتوار کی صبح انہوں نے مکسڈ ڈبلز کا خطاب اپنے نام کرنے کے ساتھ ساتھ مردوں کے سنگلز فائنل میں بھی جگہ بنالی ہے جس کے بعد وہ اب ٹریل کراون (تین خطابات) جیتنے کے مضبوط امیدوار بن گئے ہیں۔ اسپورٹس اتھارٹی آف گجرات کے تعاون سے منعقدہ اس ٹورنامنٹ کے مکسڈ ڈبلز میں پالیس جین اور سنڈریلا داس کی جوڑی نے فائنل میں شاندار واپسی کی۔ پہلا گیم ہارنے کے باوجود انہوں نے دوسری سیڈ ہرمیت دیسائی اور یشسوِنی گھورپڑے کو ۸-۱۱، ۹-۱۱، ۳-۱۱، ۱۱-۶ اور ۱۱-۳ سے شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کیا۔

ڈبلیو پی ایل: گجرات جائنٹس نے یوپی واریئرس کو ۱۰ رن سے ہرادیا

نئی دہلی (ایم این این): کپتان ایشلے گارڈنر (۵۶ رن/ ایک وکٹ)، انوشکا شرما (۴۴ رن) اور صوفی ڈیوائن (۳۸ رن) کی عمدہ بلے بازی کے بعد گیند بازوں کی مضبوط کارکردگی کی بدولت گجرات جائنٹس ویمن نے سنیچر کو ویمنس پریمیر لیگ (ڈبلیو پی ایل) کے دوسرے مقابلے میں یوپی واریئرز کو ۱۰ رن سے ہرادیا۔ یوپی واریئرز نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے اتری گجرات جائنٹس ویمن کی جانب سے بیتھ مونی اور صوفی ڈیوائن کی اوپننگ جوڑی نے پہلے وکٹ کیلئے ۴۱ رن جوڑے۔ صوفی ایکلسٹون نے بیتھ مونی (۱۳) کو آوٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کیا۔ بعد ازاں انوشکا شرما اور کپتان ایشلے گارڈنر نے تیسرے وکٹ کیلئے ۱۰۳ رن کی اہم شراکت قائم کر کے بڑے اسکور کی بنیاد رکھی۔ ۱۷ ویں اوور میں ڈیانڈرا ڈوٹن نے انوشکا شرما (۴۴) کو آوٹ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ گجرات جائنٹس کا چوتھا وکٹ ۱۸ ویں اوور میں ایشلے گارڈنر کے طور پر گرا جنہیں صوفی ایکلسٹون نے بولڈ کیا۔ ایشلے گارڈنر نے ۴۱ گیندوں پر ۶ چوکے اور ۳ چھکے لگا کر ۶۵ رن کی اننگز کھیلی۔ گجرات جائنٹس ویمن نے مقررہ ۲۰ اوور میں ۴ وکٹ کے نقصان پر ۲۰۷ رن بنائے۔ جارجیا ویئرہم ۱۰ گیندوں پر ۲۷ رن اور بھارتی پھول مالی ۷ گیندوں پر ۱۴ رن بنا کر ناٹ آوٹ رہیں۔ یوپی واریئرز کی جانب سے صوفی ایکلسٹون نے دو وکٹ حاصل کیے، جبکہ ڈیانڈرا ڈوٹن اور شکھا پانڈے نے ایک، ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔ ۲۰۸ رن کے ہدف کے تعاقب میں اتری یوپی واریئرز کی شروعات اچھی نہیں رہی اور ٹیم نے پہلے ہی اوور میں کرن نوگیرے (۱) کی وکٹ گنوا دی، جنہیں رینوکا سنگھ نے بولڈ کیا۔ اس کے بعد کپتان میگ لیننگ اور فیبی لچفیلڈ نے دوسرے وکٹ کیلئے ۷۰ رن کی شراکت قائم کی۔ نویں اوور میں جارجیا ویئرہم نے لیننگ (۳۰) اور ہرلین دیول کو بغیر کھاتہ کھولے پویلین واپس بھیج دیا۔ اگلے ہی اوور میں رینوکا سنگھ نے دیپتی شرما (۱) کو اپنی ہی گیند پر کیچ آوٹ کر کے گجرات جائنٹس کو چوتھی کامیابی دلائی۔

سبالینکا نے مارٹا کو شکست دے کر کریئر کا 22 واں خطاب جیت لیا

نئی دہلی (ایم این این): عالمی نمبر ایک کھلاڑی آرینا سبالینکا نے اتوار کو برسبین انٹرنیشنل کے فائنل میں یوکرین کی مارٹا کوسٹیوک کو شکست دے کر اپنے کریئر کا ۲۲ واں سنگلز خطاب اور سال ۲۰۲۶ کا پہلا خطاب جیت لیا۔ سبالینکا نے ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں عالمی نمبر ۲۴ کوسٹیوک کو ۶-۴، ۶-۳ سے ہرایا اور مسلسل دوسرے سال برسبین انٹرنیشنل کا ٹائٹل اپنے نام کیا۔ کوسٹیوک کے خلاف اس فتح کے ساتھ سبالینکا نے آسٹریلین اوپن کے وارم اپ ایونٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جہاں انہوں نے پانچ میچز میں ایک بھی سیٹ نہیں گنوایا۔ اس کامیابی کے بعد سبالینکا ٹورنامنٹ کی ۱۷ سالہ تاریخ میں برسبین انٹرنیشنل کا مسلسل خطاب جیتنے والی تیسری خاتون کھلاڑی بن گئیں۔ ۲۰۲۳ء کے آغاز سے آسٹریلیا میں ان کا مجموعی ریکارڈ ۳۸ فتوحات اور صرف دو شکستوں پر مشتمل ہے۔ سبالینکا نے فائنل میں دونوں سیٹس کے آغاز میں ۳-۰ کی برتری حاصل کی۔ اگرچہ کوسٹیوک پہلے سیٹ میں واپسی میں کامیاب ہو گئیں، تاہم دوسرے سیٹ میں سبالینکا نے دباو برقرار رکھا اور ایک زبردست وائیڈ سرو کے ذریعے پہلا ہی چیمپئن شپ پوائنٹ جیت کر مقابلہ ختم کر دیا۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,